ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۴۰
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

رواداری اور اسلامی غیرت

نبی الثقلین
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کی آخری وصیت

صحابۂ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین
جاں نثاران رسولؐ

پی آئی اے میں
قادیانیوں کی سرگرمیاں

معمر جاآزہر کی مسلمانوں سے
قادیانیوں کا
مقابلہ کرنے کی اپیل

مرزا قادیانی سے لیکر
اہم قادیانی لیڈروں کا
عبرتناک انجام

ہمیشہ کا پچھتاوا

A QUESTION
TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۴۰ ● بتاریخ ۲۸ رمضان المبارک تا ۴ شوال ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۱۱ مارچ تا ۱۷ مارچ ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ اداریہ ―― ۴
۲۔ درس قرآن مجید ―― ۶
۳۔ حضرت امیر شریعت کی تقریر (دوسری و آخری قسط) ―― ۸
۴۔ رواداری اور اسلامی غیرت ―― ۱۰
۵۔ نبی الثقلین ﷺ کی آخری وصیت ―― ۱۲
۶۔ صحابہ کرامؓ جاں نثاران رسول ﷺ ―― ۱۴
۷۔ انوار غار حرا ―― ۱۵
۸۔ پی آئی اے میں قادیانی سرگرمیاں ―― ۱۶
۹۔ قصہ گستاخ رسول کی سزا کا ―― ۱۷
۱۰۔ امریکی عزائم اور اہل دین کی ذمہ داری ―― ۱۹
۱۱۔ دنیاپور میں مرزائیت کا پرچار ―― ۲۱
۱۲۔ اقرار نزول مسیح حقانیؒ (دوسری قسط) ―― ۲۳

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تزئین
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک نوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمٰن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۴۰۳ پیرولائن کراچی

مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانی سربراہوں کا عبرت ناک انجام

گزشتہ دنوں شادی لارج کے قریب پی ایف چک میں قادیانیوں کا ایک جلسہ ہوا اس جلسہ میں ایک اعلیٰ فوجی افسر نے بھی شرکت کی مقررین نے تقریر کرتے ہوئے کہا :۔

"تمام لوگ مل کر بھی ہمیں ختم نہیں کر سکتے۔ اور جس نے بھی ہماری مخالفت کی وہ تباہ و برباد ہوا۔" (جسارت کراچی ۱۰ فروری ۱۹۹۴ء)

جب سے مرزا قادیانی نے مختلف النسم کے دعاوی کئے اسی وقت سے علماء حق اس انگریز کے خود کاشتہ پودے کا تعاقب کرنے میں پوری قوت کے ساتھ مصروف ہیں اور جب تک مرزا قادیانی کا فتنہ اس کی ذریت کی صورت میں موجود ہے اس کا تعاقب جاری رہے گا قادیانیوں کی یہ بات غلط بالکل غلط ہے کہ جنہوں نے ان کی مخالفت کی وہ تباہ و برباد ہوئے۔ قادیانی مقررین نے یہ تو کہا کہ جس نے ہماری مخالفت کی وہ تباہ و برباد ہوا لیکن انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا ہمارے خیال میں ان کا اشارہ مرحوم صدر ضیاء الحق اور سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی طرف تھا اور یہ دونوں قادیانی سازش کا شکار ہوئے تھے۔ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ بھٹو صاحب کو پھانسی کی سزا ملنے سے پہلے آنجہانی ظفراللہ اور آنجہانی مرزا ناصر نے جسٹس مولوی مشتاق حسین سے رات کے ۱۲ بجے کے بعد خفیہ ملاقات کی۔ اس ملاقات کے تینوں کردار آنجہانی ہو چکے ہیں تاہم یہ خفیہ ملاقات سازش کی صاف طور پر نشاندہی کر رہی ہے۔ جب بھٹو صاحب کو پھانسی دے دی گئی تو مرزا قادیانی کی ایک گول مول تحریر کو پیش گوئی کا روپ دے دیا گیا اور بھٹو کو کتا قرار دیا گیا۔ (افسوس کہ آج اسی بھٹو کی بیٹی قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کر رہی ہے) جہاں تک صدر ضیاء الحق مرحوم کا تعلق ہے تو جس جہاز میں مرحوم اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ سوار تھے انہیں ساتھیوں میں ایک قادیانی فوجی افسر بھی تھا جس نے مرزا قادیانی کو سچا ظاہر کرنے کے لئے صدر ضیاء الحق کی سیٹ کے نیچے بم رکھا۔ صدر ضیاء الحق تو اس کا نشانہ بنے ہی تھے وہ خود بھی اس کا شکار ہو گیا۔ یاد رہے کہ ہم نے تقریباً "حادثہ بہاولپور سے ڈیڑھ ماہ پہلے جب مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا صدر ضیاء الحق کو مخاطب کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ یہ "مباہلہ کا چیلنج نہیں صدر ضیاء الحق کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے" اگر اس وقت صدر ضیاء الحق ہماری بات پر توجہ دیتے تو شاید قادیانی اپنی سازش میں کامیاب نہ ہوتے (یہ الگ بات ہے کہ ہر شخص کی موت کا وقت معین ہے) بہرحال یہ سازش تھی اور جناب بھٹو اور جناب صدر ضیاء الحق دونوں ہی قادیانی سازش کا شکار ہوئے ہیں۔

قادیانی حضرات بھٹو صاحب اور صدر ضیاء الحق کے مسئلہ کو تو بہت اچھالتے ہیں لیکن کبھی ان کو مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانی لیڈروں کی خطرناک اور عبرت انگیز اموات پر بھی غور کرنا چاہئے جن کے بارے میں ہم مختصراً "کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔ سب سے پہلے مرزا قادیانی کی عبرت ناک موت پر غور کریں۔

1 مرزا قادیانی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زبردست ٹکر تھی مرزا قادیانی ان کے دلائل کا جواب دینے سے عاجز آچکا تھا۔ آخر اس نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا :۔

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں پر جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں۔ تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے۔ بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے"

خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا قادیانی نے طاعون اور ہیضے کی بددعا مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے لئے کی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ انہیں میری زندگی میں ہی ہلاک کر لیکن بقول شاعر۔

یوں کہا تھا کہ مر جائیں گے اور------ اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا
اس کے بیماروں کا کیا ہو گا علاج------ کارا سے خود مسیحا مر گیا

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ۴۰ سال تک مرزا قادیانی کے بعد زندہ رہے جبکہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرض ہیضہ سے لاچار ہو کر اگلے جہان کوچ کر گئے۔ یہ عبرت ناک موت مرزا نے خود مانگی جو اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا اور سچے کی زندگی میں مر گیا۔ مرزا کی موت کے بارے میں اس کے اپنے بیٹے مرزا بشیر ایم اے کی گواہی ملاحظہ کیجئے :۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ (مرزا کی بیوی) نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں

بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً" ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔"

"سیرت المہدی طبع دوم ص ۱۱)

دست آنا' قے آنا یعنی دونوں راستوں کا جاری ہو جانا' پشت کے بل چارپائی پر گرنا اور وہ سر جس میں انگریز کی محبت کا سودا سمایا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس نے سینکڑوں دعوے کئے وہ تڑاخ سے چارپائی کی لکڑی سے جا ٹکرایا اور سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے غور کیجئے اس سے زیادہ ذلت کی موت اور وہ بھی اس شخص کی جو نبوت اور مسیحیت کا دعویدار تھا اور کسی کی ہو سکتی ہے؟ قادیانی عموماً" یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب پر ہیضہ کا الزام غلط تھا جبکہ ہیضہ نام ہی ایک ساتھ دست اور قے آنے کا ہے یعنی جس کے دونوں راستے جاری ہو جائیں اسے ہی ہیضہ کہتے ہیں سیرت المہدی کی مذکورہ بالا عبارت بار بار پڑھیں جو پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مرزا قادیانی کے بیک وقت دونوں راستے جاری ہو گئے اور اسی حالت میں موت نے آگھیرا۔ پھر بھی ہم یہاں مرزا صاحب کی زبان سے نکلنے والے آخری الفاظ پیش کر رہے ہیں جو مرزا کے سسر میر ناصر نواب نے اپنی کتاب "حیات ناصر ص ۱۴۔۱۵ تاریخ اشاعت دسمبر ۱۹۲۷ء پر نقل کئے۔ میر ناصر نواب لکھتا ہے :۔

"حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے" اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ ایک طرف تو ہم پر آپ کے انتقال کی مصیبت پڑی تھی دوسری طرف لاہور کے شورہ پشت اور بدمعاش لوگوں نے بڑا غل غپاڑہ اور شور شرابا کیا تھا اور ہمارے گھر کو گھیر رکھا تھا کہ ناگہاں سرکاری پولیس (انگریز پولیس) ہماری حفاظت کے لئے رحمت الٰہی سے آن پہنچی۔"

اس مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں نبی اور رسول ہوں لیکن اس کی موت انتہائی عبرت ناک ہے کہ موت کے وقت اسے کلمہ تک نصیب نہ ہوا اور آخری الفاظ اس کی زبان سے جو نکلے وہ یہ تھے کہ "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے"۔ کیا مرزا قادیانی کی یہ موت ذلت آمیز نہیں ہے؟

قادیانیوں کو دوسروں کی موت پر ہنسنے سے پہلے اپنے نبی مرزا قادیانی کی موت پر غور کرنا چاہئے۔

2 قادیانیوں کا دوسرا لیڈر حکیم نور الدین بھیروی تھا اس کی موت کیسے واقع ہوئی ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ تحریر خود بولتی ہے :۔

"کہاں مولوی نور الدین صاحب کا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نبی اللہ اور رسول اللہ اور اسمہ احمد کا مصداق یقین کرنا اور کہاں وہ حالت کہ وصیت کے وقت مسیح موعود کی رسالت کا اشارہ تک نہ کرنا ------------ استقامت میں فرق آنا اور پھر بطور سزا کے گھوڑے سے گر کر بری طرح زخمی ہونا۔ آخر مرنے سے پہلے کئی دنوں تک بولنے سے لاچار ہو جانا اور نہایت مفلسی میں مرنا اور آئندہ جہاں میں بھی کچھ سزا اٹھانا اور اس کے بعد اس کے جوان فرزند عبد الحئی کا عنفوان شباب میں مرنا اور اس کی بیوی کا تباہ کن طریق پر کسی اور جگہ نکاح کر لینا وغیرہ یہ باتیں کچھ کم عبرت انگیز نہیں تھیں۔

(نامہ نگار پیغام صلح کے اشتہار گنجینہ صداقت کا اقتباس)

منقول اخبار الفضل قادیان ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء

"فروری ۱۹۱۴ء کا مہینہ وہ مہینہ ہے جب حضرت مولانا نور الدین صاحب بستر علالت پر تھے اور آپ کی حالت دن بدن تشویشناک تھی جس کے تھوڑے ہی دن بعد ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔"

(پیغام صلح جلد ۴ نمبر ۱۱۴ ۲۳ مئی ۱۹۱۷ء)

حکیم نور الدین بھیروی مرزا قادیانی کا دست راست تھا بلکہ یہی وہ شخص تھا جو مرزا قادیانی کی نام نہاد نبوت کی گاڑی دھکا دے کر چلا رہا تھا لیکن اس کی موت بھی عبرت ناک تھی وہ گھوڑے سے گر کر زخمی ہوا' مرنے سے پہلے بولنے سے لاچار ہوا مفلسی کی موت مرا' اس کا لڑکا عین جوانی میں مر گیا اور بیوی نے کسی دوسرے شخص سے نکاح رچا لیا اور بالآخر تشویشناک حالت میں ۱۳ مارچ کو آنجہانی ہو گیا قادیانی غور کریں کیا یہ عبرت ناک موت نہیں ہے؟

باقی آئندہ

درسِ قرآن

از:مولانا محمد احمد صاحب کراچی

وماارسلنامن رسول الالیطاع باذن اللّٰہ ولو انھم اذظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروااللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما۞

اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اسی واسطے مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت کی جاوے اور اگر جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اس وقت وہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ کا قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے۔

تفسیر و تشریح:

گزشتہ آیات کا جو شان نزول بیان کیا گیا تھا یعنی وہ خاص واقعہ جس میں ایک یہودی اور ایک منافق کا جو بظاہر مسلمان بنا ہوا تھا کسی امر میں جھگڑا ہوا تو یہودی نے کہا کہ چلو محمد ﷺ سے فیصلہ کرالیں مگر اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے منافق نے بجائے آنحضرت ﷺ کے ایک یہودی سردار کعب بن اشرف جو مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ کا بڑا کٹر دشمن تھا اس سے فیصلہ کرانے کی تجویز پیش کی اور راز اس میں یہ تھا کہ یہودی حق بات پر تھا اور اس کو یقین تھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ حق انصاف کا فیصلہ کریں گے اس لئے اس کو اپنے سردار سے زیادہ آنحضرت ﷺ پر اعتماد تھا اور منافق چونکہ غلطی اور ناحق پر تھا اس لئے وہ بھی جانتا تھا کہ آپ ﷺ کا فیصلہ میرے خلاف ہو گا اگرچہ میں مسلمان کہلاتا ہوں۔ مگر بہرحال مقدمہ آنحضرت ﷺ ہی کے پاس پہنچا تو حق یہودی کا ثابت ہوا آپ ﷺ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا اور منافق جو بظاہر مسلمان تھا اسے ناکام کر دیا تو وہ اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور آنحضرت ﷺ کے فیصلہ سے بچنے کی ایک اور راہ نکالی اور یہودی کو کسی طرح راضی کر لیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ کرانے چلیں اور راز اس میں یہ تھا کہ منافق نے یہ سمجھا کہ حضرت عمر کفار کے معاملہ میں سخت ہیں وہ یہودی کے بجائے میرے حق میں فیصلہ دیں گے یہودی نے اس بات کو بھی قبول کر لیا چنانچہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں اور منافق کے خلاف ہونے کی وجہ سے وہ اس پر راضی نہ ہوا اور اب میرے پاس آیا ہے تو آپ نے تلوار لا کر منافق کو قتل کر دیا جس پر منافق مقتول کے ورثاء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا کہ انہوں نے ایک مسلمان کو قتل کر ڈالا اور اس مقتول منافق کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے قسمیں کھا کھا کر طرح طرح کی تاویلیں پیش کیں مگر اللہ تعالیٰ نے گزشتہ اور اس آیت اور آئندہ چند آیات کو نازل فرما کر معاملہ کی اصل حقیقت کو ظاہر فرما دیا۔

گزشتہ آیات میں منافقین کے عذر کا نامعقول اور غلط ہونا بیان فرمایا گیا تھا اب آگے اس آیت میں ان کو جو کرنا چاہئے تھا وہ بتلایا جا رہا ہے کہ بجائے غلط اور باطل تاویلات کے اگر اپنی غلطی پر متنبہ ہو کر استغفار اور ندامت اختیار کرتے تو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے انحراف کرنے کے جرم کی تلافی ہو جاتی یعنی اگر ان سے جرم ہو بھی گیا تھا تو چاہئے یہ تھا کہ نادم ہوتے اور اللہ سے اپنے قصور کی معافی مانگتے اور رسول اللہ ﷺ سے بھی عرض کرتے کہ ہمارا قصور اللہ سے معاف کرا دیجئے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کا قصور معاف فرما دیتے لیکن وہ تو نادم ہونے اور توبہ کرنے کی بجائے الٹا جرم کا انکار کرنے پر تل گئے اور قسمیں کھانے لگے کہ ہمارا کوئی جرم نہ تھا ہماری نیت نیک تھی چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

"اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اسی واسطے مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت کی جائے پس اول تو ان لوگوں کو شروع ہی سے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کرنا واجب تھی اور اگر شامت نفس سے حماقت ہی ہو گئی تھی تو جس وقت یہ گناہ کر کے اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اس وقت ندامت کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی چاہتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ کا قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا پاتے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے توبہ قبول فرما لیتے۔"

یہاں اس آیت میں اول ایک عام ضابطہ بتلایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جو رسول بھی بھیجا وہ اسی لئے بھیجا کہ سب لوگ فرمان خداوندی کے موافق اس کے کہنے کو مانیں اور اس کی اطاعت کریں۔ تو معلوم ہوا کہ ہر زمانہ کے رسول کی تابعداری اس کی امت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض ہوتی ہے مگر یہاں ایک بڑے کام کی بات سن لیجئے کہ رسول کی اطاعت میں بھی باذن اللہ کی قید لگا دی ہے۔ یعنی اللہ کے فرمان کے مطابق رسول کا حکم مانا جائے یہ نہیں کہ اپنے خود ساختہ عقیدہ کی بناء پر کسی چیز کو اطاعت رسول سمجھ لیا جائے اور وہ حقیقت میں اللہ کے فرمان کے مطابق نہ ہو مثلاً کوئی اطاعت رسول سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرنے لگے آپ ﷺ کی قبر مبارک کو سجدہ کرنے لگے تو اس کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ آگے بتلایا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ رسول کو بھیجتے ہی اس غرض سے ہیں کہ اللہ کے حکم کے موافق بندے رسول کی اطاعت کریں تو ان منافقین کو چاہئے تو یہ تھا کہ پہلے ہی سے دل و جان سے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ اور ارشاد کو بلا تامل تسلیم کر لیتے لیکن اگر شامت نفس سے غلطی اور حماقت ہو ہی گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے انحراف کیا تو اگر بعد میں متنبہ ہو جاتے اور اللہ سے اپنی اس غلطی کی معافی چاہتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کی معافی کی دعا کر دیتے تو پھر بھی حق تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرما لیتے مگر انہوں نے تو یہ غضب کیا کہ اول تو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے انحراف کیا پھر جب اس کا وبال ان پر پڑا تب بھی متنبہ اور تائب نہ ہوئے بلکہ لگے جھوٹی قسمیں کھانے اور تاویلیں گھڑنے تو پھر ایسوں کی مغفرت ہو تو کیونکر ہو۔

یہاں اس آیت میں منافقین کی توبہ کی قبولیت کے لئے واستغفر لھم الرسول کی بھی شرط لگائی گئی ہے۔ یعنی ان کی قبول توبہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا اور رسول اللہ ﷺ کا دعائے مغفرت فرمانا بھی شرط ہے اور وہ نہ آیا" اسی لئے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے منصب نبوت پر ایک طرح حملہ کیا کہ آپ کے فیصلہ کو نظر انداز کیا اور آپ کے حکم سے انحراف کر کے آپ کو ایذا پہنچائی اس لئے ان کے جرم کی توبہ کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری اور حضور ﷺ کے استغفار کو شرط کر دیا گیا۔

اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ان منافقین کے متعلق ہے جو حضور ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں موجود تھے۔ مگر آپ ﷺ کے اس دنیا سے بظاہر پردہ فرما لینے کے بعد بھی امت کے عاصیوں اور خطاکاروں کے لئے ایک تریاق موجود ہے اور آیت کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ کی طرف اشارہ و ہدایت ہوتی ہے کہ عاصیوں اور خطاکاروں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ

سے استغفار کرنا چاہئے اور خود رسول اللہ ﷺ سے بھی عرض کرنا چاہئے کہ آپ ہمارے لئے معافی کی دعا فرما دیجئے اور رسول اللہ ﷺ ان کے لئے دعاء استغفار فرما دیں تو ایسا کرنے پر بشارت اور وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیں گے اور ان پر رحم فرمائیں گے۔ اور علماء نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری جیسی آپ کی دنیوی حیاۃ مبارکہ کے زمانہ میں ہو سکتی تھی اسی طرح آج بھی روضۂ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے جیسا کہ صحابہ اور سلف صالحین کے عمل سے ظاہر ہے۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو دفن کرکے فارغ ہوئے تو اس کے تین روز بعد ایک اعرابی یعنی گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آکر گر گیا اور زار زار روتے ہوئے عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا تھا ہم نے سن لیا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ بھی ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما" (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گناہ گار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کر دیں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی) میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اب میں آپ کی خدمت میں استغفار کی نیت سے حاضر ہوا ہوں۔ آپ بھی میرے لئے استغفار فرما دیجئے۔ اس وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں قبر مبارک سے آواز آئی۔ قد غفرلک یعنی تیری مغفرت کر دی گئی۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مدظلہ' نے فضائل حج میں ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو قبر اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار بدویانہ صورت حاضر ہوئے اور آکر عرض کیا یا خیر الرسل۔ اللہ جل شانہ نے آپ پر قرآن شریف نازل فرمایا اور ارشاد فرمایا ولو انھم اذ ظلموا۔ کی پوری آیت پڑھی اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ' سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اس میں آپ کی شفاعت کا طالب ہوں۔ اس کے بعد وہ رونے لگے اور کچھ اشعار پڑھے اور استغفار کی اور پھر چلنے لگے۔ یہ بزرگ کہتے ہیں کہ اسی وقت میری ذرا آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس بدو سے کہہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل جلالہ' نے اس کی مغفرت فرما دی۔

اللّٰہم رب صل وسلم علیٰ رسول اللہ
صلوۃ وائمتہ بدوام ملک اللہ

اب بھی عام حجاج و زائرین کے لئے جب وہ مدینہ طیبہ روضۂ مطہرہ پر حاضر ہوتے ہیں تو وہاں کی حاضری کے آداب میں منجملہ دیگر امور کے علماء نے لکھا ہے کہ جب روضہ اطہر پر حاضر ہو تو یہ تصور کرے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور حضور پر نور ﷺ میری گزارش بنفس نفیس سن رہے ہیں۔ پھر پورے ادب کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر ہلکی آواز سے صلوٰۃ و سلام عرض کرے اور قرآن پاک کی اسی آیت ولو انھم اذ ظلموا کو تلاوت کرکے عرض کرے یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں۔ اپنے گناہوں اور خطاؤں کا معترف ہوں۔ میں رب کریم کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا امیدوار اور آپ کی پناہ کا طلب گار بن کر آیا ہوں آپ میری شفاعت فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما دیں اور مجھے آپ کے وسیلہ سے عذاب جہنم سے محفوظ فرمائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جن خوش نصیب امیوں کو اس طرح حاضری نصیب ہوتی ہے۔ وہ اب بھی اپنی بصیرت اور تزکیہ باطن کے موافق رسول ﷺ کے کرم اور عنایت اور اللہ جل شانہ' کی مغفرت و رحمت کے دریا اپنے قلوب میں موجزن پاتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے در پر اس طرح کی حاضری کی دولت و سعادت ہم سب کو نصیب فرمائیں۔ آمین۔

الغرض یہاں اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا اب آگے اسی مضمون کی تائید میں بتلایا گیا ہے کہ محض ظاہراً" اطاعت بھی کافی نہیں بلکہ باطناً" بھی دل و جان سے بخوشی رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ اور حکم سے راضی ہونا چاہئے اور دل میں اس فیصلہ سے کوئی تنگی اور ناگواری نہ ہونا چاہئے جب ایمان کامل اور صحیح ہوتا ہے جس کا بیان انشاء اللہ اگلی آیت میں آئندہ درس میں ہوگا۔

دعا کیجئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم کو اپنے رسول پاک ﷺ کا پورا فرمانبردار اور اطاعت گزار بنا کر زندہ رکھیں۔ اور ہر چھوٹی بڑی منافقانہ خصلت سے ہمارے قلوب کو محفوظ فرمائیں۔

یا اللہ ہم کو اور ہماری اولادوں اور نسلوں کو اپنے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی معافی اور مغفرت حاصل کرنے کا موقع عطا فرما اور ہم میں سے ہر ایک کو مرنے سے پہلے یہ سعادت نصیب فرما اور ہماری مغفرت و بخشش کا سامان اپنی رحمت سے فرما۔ آمین۔

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

ہمیشہ کا پچھتاوا

از۔ طالب الھاشمی

امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد اور دین کے بہت بڑے عالم تھے۔ وہ خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں عباسی سلطنت کے سب سے بڑے قاضی (چیف جسٹس) تھے عام دنوں میں جو مقدمے ان کے سامنے پیش ہوتے تھے ان کا فیصلہ وہی کرتے تھے لیکن کبھی کبھی خلیفہ ہارون الرشید خود کچہری لگاتا تھا۔ اس دن قاضی صاحب خلیفہ کے پاس بیٹھتے تھے اور تمام مقدمے اس کے سامنے پیش کرتے تھے۔ خلیفہ ہر مقدمے کا فیصلہ خود کرتا تھا۔ ایک دن خلیفہ نے کچہری لگا رکھی تھی اور قاضی صاحب اس کے سامنے مقدمے پیش کر رہے تھے۔ جب کچھ مقدموں پر خلیفہ اپنا فیصلہ سنا چکا تو قاضی صاحب نے ایک مقدمہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ۔

"یہ مقدمہ آپ کے خلاف ہے۔ عراق کے ایک عیسائی بوڑھے نے دعویٰ دائر کیا ہے کہ فلاں باغ اس کا ہے 'لیکن آپ نے اس پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے۔ دعویٰ کرنے والا بوڑھا یہاں موجود ہے اگر آپ فرمائیں تو اسے حاضر کیا جائے۔"

ہارون الرشید نے کہا۔

"ہاں اسے عدالت میں حاضر کرو۔"

قاضی صاحب نے بوڑھے کو آواز دی وہ حاضر ہو گیا۔

قاضی صاحب نے اس سے پوچھا۔

"بڑے میاں آپ کا دعویٰ کیا ہے؟"

اس نے کہا۔

"میرے باغ پر امیر المومنین نے زبردستی قبضہ کر لیا ہے' میں آپ سے انصاف چاہتا ہوں۔"

قاضی صاحب نے سوال کیا۔

"اس وقت یہ باغ کس کے پاس ہے؟"

بوڑھے عیسائی نے جواب دیا۔

"امیر المومنین کے ذاتی قبضے میں ہے۔"

قاضی صاحب نے ہارون الرشید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا آپ اس دعوے کے جواب میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟"

ہارون الرشید نے کہا۔

"میرے قبضہ میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں اس شخص کا حق ہو۔ باغ میں بھی اس کا کوئی حق نہیں۔"

اب قاضی صاحب نے بوڑھے سے کہا۔

"بڑے میاں کیا تم اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل پیش کر سکتے ہو؟"

اس نے کہا۔

ہاں امیر المومنین سے قسم لی جائے کہ یہ باغ میرا نہیں

ان کا ہے۔"

قاضی صاحب نے خلیفہ سے کہا۔

"آپ قسم اٹھائیں کہ دعوٰی کا جو جواب آپ نے دیا ہے وہ صحیح ہے۔"

ہارون الرشید نے فوراً "قسم کھا کر کہا۔

"یہ باغ میرے والد مہدی نے مجھے دیا تھا اور میں اس کا مالک ہوں۔"

خلیفہ کو قسم کھاتے دیکھ کر بوڑھے عیسائی کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا اور وہ یہ کہتے ہوئے عدالت سے نکل گیا کہ۔

"اس شخص نے اس آسانی سے قسم کھائی ہے' جیسے کوئی آدمی آسانی سے ستو گھول کر پی جائے۔"

خلیفہ کو اس کے الفاظ سن کر سخت غصہ آیا اور چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس کا وزیر یحیٰی برمکی بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے خلیفہ کا غصہ دور کرنے کے لئے قاضی ابو یوسف" سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے دیکھا اس انصاف کی مثال دنیا میں کہیں اور مل سکتی ہے؟ ایک معمولی آدمی کے دعوے کے جواب میں امیرالمومنین نے قسم اٹھائی ہے۔"

قاضی صاحب نے فرمایا۔

"ہاں اس کے بغیر انصاف بھی تو نہیں ہو سکتا تھا۔"

اگرچہ اس مقدمے میں قاضی صاحب نے خلیفہ کو قسم کھانے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن وہ فرمایا کرتے تھے کہ۔

"مجھے جب بھی اس مقدمے کا خیال آتا ہے میں سخت شرمندگی محسوس کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ مجھ سے انصاف میں جو غلطی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا کیا جواب دوں گا؟"

لوگوں نے پوچھا۔

"آپ سے کیا غلطی ہوئی؟ اس سے زیادہ آپ کیا کر سکتے تھے کہ رعیت کے ایک معمولی آدمی کے مقابلے میں وقت کے سب سے بڑے بادشاہ کو قسم کھانے پر مجبور کر دیا۔"

انہوں نے فرمایا۔

"میری غلطی یہ تھی کہ میں خلیفہ سے یہ نہ کہہ سکا کہ آپ کرسی سے اتر کر دعوٰی کرنے والے کے ساتھ کھڑے ہو جائیے یا اجازت دیجئے کہ اس کو بھی کرسی پر بٹھایا جائے۔ مجھ کو ساری عمر اس غلطی کا پچھتاوا رہے گا۔"

●●

گاہے گاہے باز خواں....

(دوسری اور آخری قسط)

دنیا کی جو چیز قرآن پاک سے الگ کرے اسے آگ لگا کر راکھ کر دو

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی ایک ولولہ انگیز تقریر

آپ نے فرمایا! جانتے ہو' میں کون ہوں؟ میں اپنی زندگی کے چالیس سال تم میں رہا ہوں۔ میری زندگی کے کسی داغدار گوشہ پر انگشت نمائی کیجئے۔ حاضرین پر سکتہ طاری تھا۔ کسی کو جرات نہ تھی کہ آپ کی زندگی کے کسی گوشے پر انگشت نمائی کر سکے۔ تعلیم انبیاء کا سلسلہ کسی انسان کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ انبیاء کی تعلیم خدا تعالیٰ کے سپرد ہوتی ہے۔

میں نے جو وحی اول کی آیت تلاوت کی ہے اس میں جب پیغمبر علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ وحی نازل ہو رہی تھی تو آپ' اس وحی الٰہی کو جلدی جلدی یاد کرنے کی کوشش فرماتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے۔

لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ۔

"آپ جلدی جلدی زبان نہ ہلایئے آپ گھبرایئے نہیں' یہ ہماری کتاب ہے۔"

کتاب انزلناہ الیک۔

"ہم آپ پر نازل فرما رہے ہیں آپ فکر نہ کیجئے۔"

ان علینا جمعہ و قرانہ۔

"اس کتاب کا یاد کران' اسے آپ کے ذہن میں جمع کرنا اور آپ کو پڑھانا یہ سب ہمارے ذمہ ہے۔"

محترم حضرات! یہ جو عرض کرتا ہوں یہ وہ قرآن ہے جو خداوند قدوس کی پاکیزہ کلام ہے۔ کلام وہی ہوتی ہے جو منہ سے نکلے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو باتیں کی۔ آپ کے ساتھ جو گفتگو ہوئی۔ ان کا مجموعہ قرآن مجید ہے۔ یہ کلام ہمیشہ باقی رہے گا۔ اسے فنا نہیں کیونکہ جب تک خدا موجود ہے اس کا کلام بھی باقی رہے گا۔

قرآن پاک کا اسلوب بیان کتنا اچھا اور کتنا پیارا ہے۔ فرمایا۔

الحمد للہ رب العلمین الخ۔

"تمام تعریفیں اور پاکیزگی اللہ ہی کی ذات کے لئے ہے۔ جو ساری کائنات کا پروردگار اور روزی رساں ہے۔ جو رحم کرنے والا ہے۔ دنیا میں اور رحیم ہے آخرت میں۔ جو ہارے اور جزا کے دن کا مالک ہے۔ اے اللہ آپ اتنی تعریفوں اور خوبیوں کے مالک ہیں ہم خالص آپ ہی کی پوجا کرتے ہیں اور خالص آپ ہی سے ہر قسم کی مدد طلب کرتے ہیں۔ آپ ہمیں سیدھے راستہ پر خود چلایئے۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر آپ نے انعام و اکرام کیا ہے۔ ہمیں ان لوگوں کے راستہ پر نہ چلایئے۔ جن پر آپ کا غصہ اور غضب نازل ہوا۔ آمین۔"

(الحمد شریف)

محترم حضرات اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کے متعلق بندوں کا عقیدہ کیسا ہونا چاہیے۔

عصمت انبیاء

حضرات! تعلیم انبیاء اور عقائد کے متعلق چند ضروری باتیں عرض کر گیا ہوں۔ اب یہ عرض کرنا باقی ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فطرتاً "معصوم ہوتے ہیں۔

حضرات! انبیاء علیہم السلام ان پڑھ تو ہوتے ہیں لیکن جاہل اور نادان نہیں ہوتے۔

محمد بشر و لیس کالبشر! بل ھو یاقوت و الناس کالحجر

نبی کو خدا تعالیٰ خود چلاتے ہیں نبی اتنا عرصہ ہاتھ پاؤں نہیں اٹھاتا۔ جب تک خدا تعالیٰ خود نہ حکم کریں۔ پیغمبر اپنے دو ملے ہوئے ہونٹ اتنا عرصہ کھول نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اجازت نہ فرما دیں۔

والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی۔ وما ینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحی۔

"پیغمبر علیہ السلام ہمارے نصب العین اور ہمارے انقلابی پروگرام سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہیں ہوتے۔ وہ اتنا عرصہ اپنی زبان تک نہیں ہلاتے جب تک کہ ہماری طرف سے وحی نہیں ہو جاتی۔"

اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتنی صفائی پیش فرما رہے ہیں اور آج آپ کی نبوت کو غیر کافی قرار دے کر دعوٰی نبوت کیا جا رہا ہے۔

یہ کوئی مسئلہ ہے......؟ یہ مسئلہ اگر پوچھنا ہے تو حضرت

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عباسؓ، ابن عباسؓ، حسنؓ، حسینؓ اور فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے پوچھو۔ وہ اس مسئلہ کے متعلق کیا جواب اور کیا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔

پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کی عظمت ان سے دریافت کیجئے، جنہوں نے آپ کی رسالت، آپ کے دین کو زندہ اور باقی رکھنے کے لئے زندگی کی ایک ایک محبوب چیز قربان کردی۔ ایمان کی قدر و قیمت ان سے دریافت فرمائیے جو آج مکہ اور مدینہ میں سو رہے ہیں۔

آپ پڑ گئے ہیں شعر و شاعری میں۔

آپ اس الجھاؤ میں آکر تمام معاملات اور عبادات ہڑپ کر گئے ہیں۔ آپ کہاں بیٹھے ہیں.....؟

آئیے میں آپ کو خدا کا پاکیزہ کلام سناؤں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک شعبے کے ساتھ کیسے اپنا تعلق بتا رہے ہیں۔

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔

"اسلام کے مد مقابل آکر لڑنے والی کافروں کی فوج پر آپ نے چھڑاؤ نہیں کیا۔ وہ ہاتھ تو آپ کا ہاتھ تھا۔ مگر اس میں قوت ہماری تھی۔ وہ ہم پھینک رہے تھے۔"

یہاں ایک مٹھی کا ذکر آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا تعلق ظاہر فرما دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب ہم ہی کر رہے تھے۔ میں یہاں ایک سوال کرتا ہوں کہ ہجرت کے دن جب حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اپنی چارپائی اور اپنے بستر پر سلایا تھا۔ وہ آپؐ نے اپنی ذمہ داری اور اپنی رائے سے یا اللہ کے حکم اور اس کی رضا کے تابع؟ حضرت صدیقؓ کو ساتھ لے کر باہر نکلے تو کس کے حکم سے؟ غار میں بیٹھے ہوئے اونٹنیاں طلب کیں تو کس کے مشورے سے؟

اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مٹھی خدا کی مٹھی ہے اور کفار پر چھڑاؤ اور مٹی پھینکنا خدا کا چھڑاؤ اور مٹی پھینکنا ہے تو کیا باقی سارا مذکورہ پروگرام تھا اور خداوند قدوس کی مرضی اور اس کے حکم کے بغیر ہی ہے؟

جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبرؓ سے حضرت عائشہؓ کے متعلق نکاح کی درخواست کی تو وہ کس کے حکم اور کس کی مرضی سے؟ پھر جب حضور نے نکاح کے موقع پر قبلت کہا اور قبول فرمایا تو وہ خداوند قدوس کی مرضی کے بغیر ہی تھا؟

یاد رکھئے! میں عرض کر چکا ہوں کہ پیغمبر کی زبان حرکت نہیں کر سکتی۔ ہونٹ کھل نہیں سکتے۔ قدم اٹھ نہیں سکتا۔ کوئی فیصلہ صادر نہیں ہو سکتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ خود حکم نہ فرما دیں اور اپنی رضامندی کا اظہار نہ کر دیں۔

اظہار حقیقت

حضرات! آپ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا سارا واقعہ سنا ہوگا۔ وہ کتنا دردناک پہلو ہے کہ حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام جن کی شادی نہیں ہوئی، کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہو گئے۔ دنیا نے لب کشائی شروع کردی تو اب وہاں کون تھا جو صفائی پیش کر سکے؟ مریمؑ کو بیٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے تھا، اب اس کی صفائی بھی خود پیش کی۔

قالت ھذا من عند اللہ فاشارت الیہ کیف تکلم من کان فی المھد صبیا قال انی عبد اللہ اتانی الکتب وجعلنی نبیا۔

حضرت عیسیٰ کی زبان سے کہلایا جو ابھی چند دنوں کے بچے تھے۔ اب چند دنوں کا بچہ بھی بات چیت کر سکتا ہے۔ لیکن چونکہ یہاں وہ اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے تھے۔ دنیا کے ان شبہات کو دور کرنے کے لئے عیسیٰ کی زبان سے بریت کرائی کہ مریم کا کوئی قصور نہیں۔ وہ مجرم نہیں وہ پاک دامنہ اور معصوم ہیں۔ ایسے ہی حضرت عائشہؓ سے نکاح کے وقت حضورؐ نے جب قبلت فرمایا تو وہ خدا کا حکم تھا یعنی خدا نے عائشہؓ خود دی اللہ نے فرمایا کہ محمد تو عائشہؓ کو قبول کرنے میں راضی ہوں۔ میری اجازت ہے۔ میرا حکم ہے اب یہاں بھی جب الزام تراشی ہو تو بریت خود دی۔ آیت کریمہ۔

والذین یوذون المومنین والمومنت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا۔

عظمت قرآن

حضرات! میں اس وقت تھوڑے وقت میں قرآن پاک کا اسلوب بیان کیا عرض کروں، میں تو قرآن کا مبلغ ہوں۔ جو چیز قرآن سے الگ کرے اسے آگ لگا دو! جس قرآن کی اتنی عظمت ہے کہ خدا خود اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہو۔

تم تاریخ کو مانتے ہو اور مقدس کتاب کو ٹھکراتے ہو؟ شاعری اور غزلیں تمہارے ہاں مسلم ہیں۔ بیہودہ اور فضول دوہڑوں پر تمہارا اعتبار ہے۔ ایک قرآن ہے جسے تم ہر قدم پر نظرانداز کر رہے ہو۔

خدا کے لئے کچھ تو سوچو! یہ قرآن کیسے بچایا گیا، اس کی کن کن مقامات پر حفاظت کی گئی، مکہ کے غاروں، مدینہ کی گلیوں، اور طائف کے بازاروں سے پوچھو کہ قرآن کی کیسے کیسے حفاظت کی گئی۔

آگے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو مخاطب فرما کر کہتے ہیں۔

"اے امین کائنات! اے اشرف ترین انسان آپ پر ایسی کتاب نازل ہے جو سراسر نصیحت و ذکریٰ ہے۔ کیا یہ میرے بندوں کے لئے کافی نہیں؟"

آج اگر دنیا قرآن کا انکار کرکے مسلمان رہ سکتی ہے تو میں قرآن کے مقابلہ میں تاریخ کا انکار کرکے کیوں مسلمان نہیں رہ سکتا؟ میرا بس چلے تو دنیا کی ان تمام کتابوں کو آگ لگا دوں جو قرآن پاک سے دور لے جا رہی ہوں۔

دنیا قرآن کو سمجھتی کیا ہے؟ میرے دل میں کئی مرتبہ جذبات ابھرے ہیں کہ میرا بس چلے تو میں آل ورلڈ ریڈیو اسٹیشن سے ساری دنیا کے انسانوں کو اللہ کا پاکیزہ کلام قرآن مجید سناؤں اور دنیا کو چیلنج کروں کہ قرآن کے مقابلہ میں ایسا پاکیزہ کلام لاؤ۔

حضرات! میں عرض کر رہا تھا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عائشہؓ کو قبول کرتے وقت قبلت تب کہا جب خدا کا حکم ہوا۔ اپنی پیاری بیٹی فاطمہؓ حضرت علیؓ کو تب دی جب ارشاد ہوا اور حضرت عثمانؓ کو اپنی دو بیٹیاں دے کر ذوالنورین کا خطاب تب دیا جب اللہ کی رضامندی ہوئی۔ اس کے حکم کے بغیر تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نگاہ اوپر نہیں اٹھا سکتے تھے۔

"اے چادر اوڑھنے والے۔ آپ اٹھئے اور لوگوں کو ڈرا سنائیے! اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔"

آپ سوتے ہیں، اللہ جگائے تو آپ جاگ اٹھیں! وہ بٹھائے تو آپ بیٹھ جائیں، وہ چلائے تو آپ چل پڑیں۔ وہ کھلائے تو آپ کھاتے ہیں۔

بیوی پر الزام لگایا گیا تو دنوں تک خاموش رہے۔ کون ہے جس کی بیوی پر الزام تراشی ہو اور وہ خاموش رہے۔ آپ کیوں نہیں بولتے؟ اس لئے کہ بلانے والا ابھی بلا نہیں ہے۔ اس لئے آپ بولتے نہیں۔ اب حق اسی کا تھا۔ جس نے شادی کی جس نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا جس کے حکم سے نکاح ہوا وہی اب بریت بھی کرے۔

چنانچہ اسی ذات نے واضح الفاظ میں بریت کا اعلان کیا۔ اللہ کا حکم ہوا۔ وحی نازل ہوئی تو آپ بولے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایمان والوں پر اپنا احسان جتلاتے ہوئے ذکر کیا کہ۔

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا منھم۔

اللہ نے ایمان والوں پر اپنا احسان فرمایا ہے کہ ان میں سے اپنا ایک رسول بھیجا انہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم دے کر اپنا احسان جتلایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان یہ کہ بیوی بد اخلاق.....؟ (العیاذ باللہ۔ ثم العیاذ باللہ)

آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ یہ الزام تراشی کس پر کی جا رہی ہے۔ تمہاری دو پیسے والی کتابیں سچی اور خدا کا کلام جھوٹا؟؟ (استغفر اللہ)

محمد عربیؐ کا نام لینے والو! محمد عربیؐ کے دیوانے بنو۔ وہ جذبہ پیدا کرو جو نو عمر بچوں کو مجبور کردے کہ میدان کارزار میں ابوجہل کا نام پوچھتے پھریں۔ اس لئے کہ ابوجہل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے اور یہ چیز ہم اپنی زندگی میں کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔

نبی کی ثابت قدمی

دنیا نے آپ کو پھسلانے کے لئے کئی حربے استعمال کئے۔ اس کی بریت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک لتفتری علینا غیرہ واذا لاتخذوک خلیلا۔

"قریب تھا کہ کافر آپؐ کو اس چیز سے جو ہم نے آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کی ہے آزمائش میں ڈالیں تاکہ وہ ہم پر اس کے سوائے جھوٹ باندھ کر آپ کو دوست بنا لیں۔"

ولولا ان ثبتنک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا۔

"اور اگر ہم آپؐ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ آپؐ تھوڑا سا ان کی طرف جھک جاتے۔ آپؐ کو اپنی جگہ سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہ ہونے دیا۔"

یہ ثابت قدم کس نے رکھا؟ آپ کو کس نے پھسلنے اور کفار کے دھوکہ میں آنے سے بچایا؟ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضرت یوسفؑ کا واقعہ آپ حضرات کو معلوم ہے۔

ولقد همت به وهم بها لولا ان را برهان ربه كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين۔

"ایک عورت نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ بدی کا ارادہ کیا۔ اور آپ بھی بدی کا ارادہ کرلیتے اگر انہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیاں نہ دیکھی ہوتیں۔"

یہاں بعض لوگ **ھم بھا** سے ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ آپ نے بھی ارادہ کرلیا تھا۔

اب کون سمجھائے۔ قرآن پاک کے اسلوب بیان کو کہ یہاں سرے سے ارادے ہی کا انکار اور ارادے کی نفی ہے کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تو خطا و عصیاں کے تصور اور ارادے ہی سے معصوم ہوتے ہیں۔

اگر نبی کی عصمت ثابت ہو پیغمبر کی عصمت محفوظ ہو تو جو دامن میں آگئے وہ بھی بچ گئے۔ پیغمبر کو جب حکم ہوا کہ اپنے دامن نبوت میں چھپالیا۔ پیغمبر کو حکم ہوا صدیقؓ سے کہو' عمرؓ سے کہو' طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے کہو کہ وہ میرے ساتھ مل جائیں' چنانچہ آپؐ نے اللہ کے حکم کے مطابق دعوت دی۔ انہوں نے اس پر لبیک کہا اور دامن نبوت میں آکر پناہ لی۔

اب چاہے عائشہؓ ہو' ابوبکرؓ ہو' علیؓ ہو' عمرؓ ہو' عثمانؓ ہو کوئی ہو وہ تب بچ سکتے ہیں جب پیغمبر کا دامن نبوت محفوظ ہے اور اس کی عصمت باقی ہے۔

ایسا نہ ہو کہ وار کریں کسی اور جگہ تلوار لگے کسی اور جگہ۔

مقام عبرت

گیلے والے کا ایک عبرت ناک واقعہ ہے کہ وہاں ایک بوڑھے اور عمر رسیدہ شخص کے دو یا تین بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک لڑکا شادی شدہ تھا وہ کسی مقامی جھگڑے کی بناء پر مشتبہ صورت میں گرفتار ہوگیا۔ لڑکا شریف الطبع اور نیک تھا۔ حکومت نے اس کے اطوار و عادات دیکھ کر کچھ عرصہ قید رکھنے کے بعد رہا کردیا۔ آپ حضرات خود ہی اندازہ فرمائیں اس مظلوم قیدی کو اس دن کتنی خوشی اور کتنی مسرت ہوئی ہوگی جب اسے رہا کردیا گیا ہوگا۔ لڑکے نے رہائی کی خوشی میں سیدھا اپنے گھر کا رخ کیا۔ گاؤں ذرا دور تھا۔ راستے میں کافی دیر ہوگئی اور لڑکا اندھیری رات گھر پہنچا۔ گھر گیا تو اس کی بیوی موجود تھی۔ اپنے باپ اور دوسرے بھائیوں کا پتہ معلوم کیا تو اس کی بیوی نے بتایا کہ آج کھیت کو پانی لگ رہا ہے اس لئے دونوں کنویں پر جاچکے ہیں۔ وہ لڑکا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر بیٹھا تھا۔

دونوں میاں بیوی بستر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ کافی عرصہ رات گزر جانے کے باعث بیٹھے بیٹھے دونوں کو نیند آگئی۔ اسی اثناء میں کنویں سے اس کا دوسرا بھائی بھی گھر آپہنچا۔ اب کنویں والوں کو کیا خبر تھی کہ آج گھر کون آیا ہوا ہے۔ اس نے جب اندر جھانکا تو دیکھا کہ اس کے بھائی کی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی بیٹھا ہے۔ بس کیا کہنا وہ تو غیرت کے مارے واپس ہوگیا اور سیدھا اپنے بوڑھے باپ کے پاس پہنچا اور کہا ذرا گھر چل کر اس عورت کا حال دیکھ جو تیرے لڑکے کی پاک دامن اور عفت مآب بیوی ہے۔ وہ اب اس وقت کسی مرد کے ساتھ ایک چارپائی پر سو رہی ہے۔ اب بوڑھا باپ اور اس کا لڑکا دونوں غیرت و غصے سے بے تاب ہو کر اپنے پھاوڑے سنبھالے اور گھر آگئے۔ بوڑھا باپ تو باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ لڑکا اندر گیا اور اس نے جاتے ہی تیز پھاوڑے کے ساتھ قتل کردیا۔ لڑکا اپنا پھاوڑا وہیں ڈال کر جب باہر اپنے باپ کو اطلاع دینے کے لئے آیا تو باپ نے اندھیرے میں یہ خیال کیا کہ یہ وہی مرد ہے۔ جو میرے لڑکے کی بیوی کے ساتھ لیٹ رہا تھا۔ اس نے اس کے سر پر اتنے زور سے پھاوڑا مارا کہ وہیں دو ٹکڑے کردیا۔ اب اپنا پھاوڑا سنبھالے اندر اپنے لڑکے کو آواز دی کہ بیٹا آجاؤ اسے تو میں نے باہر دروازے پر ختم کردیا ہے اب اندر ہے کون جو آواز دے۔

بوڑھے کے دل میں خیال آیا کہ روشنی لے کر ذرا دیکھوں تو سہی کہ یہ آدمی کون تھا۔ باپ نے اندر جا کر دیکھا تو اس کا بڑا لڑکا اور اس کی بیوی دونوں دائمی نیند سو رہے ہیں اور دونوں کے سر تن سے جدا جدا پڑے ہیں۔ دیکھتے ہی چیخ نکل گئی۔ ہائے یہ تو میرا ہی گھر لٹ گیا۔ دوڑا ہوا باہر آیا تو دروازے پر دوسرا لڑکا ٹکڑے ٹکڑے ہوچکا تھا۔

میرے غیرت مند بھائیو! ایسا نہ ہو کہ تلوار تو اٹھاؤ صحابہؓ پر اور گھر برباد ہوجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

یاد رکھئے! صحابہ رضوان علیہم اجمعین کو دیکھتے وقت دامن نبوت اور عصمت نبوت کو بھی دیکھ لینا۔ ایسا نہ ہو کہ صحابہؓ کے دامن پر حملہ کرتے وقت دامن نبوت کو تار تار کردیا جائے۔

حضرات! میں نے آپ کا قیمتی وقت لے کر اعتقادات' عبادات اور عصمت انبیاءؑ کے چند مسائل آپ کے سامنے عرض کئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ حضرات اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے۔ اب وقت کافی گزر چکا ہے صبح طلوع ہونے کو ہے۔ میں اپنی بیماری کی حالت میں اتنا کچھ کہہ گیا ہوں۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہمیں دامن نبوت میں چھپائے رکھے۔ آمین۔

وماعلینا الاالبلاغ

قسط 1

رواداری اور اسلامی غیرت

تحریر:۔ محمد اشرف کھوکھر شیشہ والا گروڑ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

وقتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين لله فان انتهوا فلا عدوان الا على الظلمين ○

(البقرہ ۱۹۳)

اللہ رب العزت نے جب گلشن ہستی کو آباد کیا تو اس میں ہنگامہ زندگی برپا کرنے کے لئے اپنی سب سے احسن تخلیق انسان کو اس میں بسایا اور اس کے ساتھ ساتھ انسانوں کی تعلیم و تربیت اور رشد و ہدایت کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ یہ گراں قدر ہستیاں مختلف اوقات میں' مختلف ادوار میں' مختلف مقامات پر تشریف لاتی رہیں اور انسانیت کی رہبری کا فریضہ عظیم سرانجام دیتی رہیں۔ نبوت کا یہ روشن سلسلہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور سید البشر خاتم الرسل جناب محمد عربی ﷺ پر ختم ہوگیا۔

تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک دارین کی صلاح اور فلاح کے لئے دین فطرت "دین اسلام" کو اللہ رب العزت نے پسند فرمایا۔

یہ زندگی تنازع للبقاء کی ہے یعنی باقی رہنے کے لئے برسر مقابلہ رہنا ہے۔ یہ کارخانہ کائنات تضاد اور مسابقت کے اصول پر چل رہا ہے۔ عناصر اور طبائع میں ازل سے مقابلہ جاری ہے۔ تاریکی' روشنی' نرمی اور سختی' درستی اور نادرستی' صحت اور مرض' نیکی اور بدی کی جنگ روز آفرینش سے بجز کی چلی آرہی ہے اس کی آنچ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوئی اور نہ ہوگی حق اور باطل دو متقابل قوتیں ہیں انہوں نے ہمیشہ ایک دوسرے کو دبانے کی کوشش کی ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی
(اقبالؒ)

حق و باطل کی جنگ میں حق کو یہ امتیاز رہا ہے کہ اس نے ہمیشہ عافیت کو بدامنی پر ترجیح دی ہے اگرچہ نیکی بجائے خود

بدی کی حریف ہے لیکن اس کی چال راستی' خوش اسلوبی اور امن پسندی کی ہے۔ اور بدی کی روح یہ ہے کہ دوسروں کو ستایا جائے اور جو چیز اس کے برے مقاصد کی راہ میں آئے اسے آنکھیں بند کر کے مٹا دیا جائے۔ اس لئے وہ ہمیشہ نیکی پر حملہ آور ہوتی ہے۔

اور نیکی بھی ایک قوت ہے ضعف یا عدل وجود کا نام نہیں اس لئے زور دکھا کر سامنے آتی ہے اور تصادم لامحالہ رونما ہو جاتا ہے۔ ہر قوت کے لئے ایک نہ ایک مخالف قوت اور ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی حریف قوم ہوتی ہے۔ مسلمان اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں۔ انہیں بھی روز اول سے بدخواہوں اور بدکیشوں سے واسطہ رہا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہمیشہ کیل کانٹے سے لیس رہنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ۔ "نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں۔"

(سورہ التوبہ)

"اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے فساد اور حکم ہے اللہ تعالیٰ کا۔"

(البقرہ)

"اللہ تعالیٰ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔"

(التوبہ)

اہل اسلام کا اولین ہتھیار صلح ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی لاکھ بدخواہ اور زحمت رساں ہو اس سے حتی الوسع درگزر کیا جائے۔ اس کی مخالفتوں سے چشم پوشی کی جائے اور اس کی برائی کو حسن سلوک سے شرمسار کیا جائے۔

(سورہ انفال)

"صلح" دعوت اسلام کا دیباچہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو صلح کی فضا پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہنا چاہئے۔ مگر جیسا کہ سورہ البقرہ کے پہلے دو رکوع سے خوب واضح ہوتا ہے دنیا میں وہ لوگ بھی تو ہیں جو نہ صلح کی آواز سنتے ہیں اور نہ خیر کی صدا سے متاثر ہیں۔ ان کے دل پتھر سے بھی سخت ہیں اور ان پر کفر و عصیاں کے دبیز پردے ہیں۔ فساد ان کا مایہ خمیر ہے وہ شیطنت سے کبھی باز نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا تصریح فرمائی ہے کہ ان کی شرانگیزی حد سے بڑھنے لگے تو اسلامی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے برابر کا جواب دو اور ان کی فتنہ کاریوں کا استیصال کرو۔

محسن انسانیت رسول آخرین ﷺ کا اسوۂ حسنہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں "رواداری اور اسلامی غیرت" کے ان گنت واقعات موجود ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ کے تیار کردہ انسانوں کا مقدس گروہ کے "اسلامی غیرت" شجاعت اور بہادری کے عظیم کارنامے اہل اسلام کی روشن تاریخ میں زیب قرطاس ہیں۔

اب ہم گلیم فقیری میں سرمایہ سلطانی رکھنے والے راہ خدا میں اسلامی غیرت کا ثبوت دینے والے اور بے دریغ قربانیوں کی خونچکاں داستانیں رقم کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مختصر اول آخر تذکرہ کریں گے۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح اور اسلامی غیرت

ہم میں سے کون ہے جو امین امت حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی سے واقف نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ابتداء اسلام میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حلقہ بگوش اسلام ہونے کے دوسرے روز ہی مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ معظمہ میں شروع سے آخر تک مسلمانوں کو پیش آنے والے تلخ حالات میں زندگی بسر کی۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور سمیہ رضی اللہ عنہا کی طرح اہل مکہ کے شدید مظالم میں مبتلا رہے لیکن ہر صورت میں اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ کو صمیم قلب سے سچا جانا۔ حق و باطل کے پہلے معرکے میدان بدر میں آپ رضی اللہ عنہ نے جس طرح "اسلامی غیرت" کا ثبوت پیش کیا اس کا ایک منفرد مقام ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ میدان کارزار میں بپھرے ہوئے شیر کی طرح چکر لگا رہے تھے کہ جیسے موت کا کوئی ڈر نہ ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ انداز دیکھ کر قریش کے شہسوار گھبرا گئے۔ جو بھی ان کے سامنے آتے وہ خوفزدہ ہو کر ایک طرف ہو جاتے لیکن ان میں ایک شخص ایسا تھا جو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اکڑ کر کھڑا ہو جاتا لیکن آپ رضی اللہ عنہ اس سے پہلو تہی اختیار کر جاتے اور اس کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اجتناب کرتے۔ وہ بھی مقابلہ کرنے کے لئے بار بار سامنے آتا رہا۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے ہر بار اس سے پہلو تہی اختیار کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ بالآخر اس شخص نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے تمام راستے بند کر دیئے۔ حتیٰ کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کے اور دشمنان اسلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اب کوئی چارہ کار باقی نہیں رہا تو اس کے سر پر تلوار کا ایسا زوردار وار کیا کہ جس سے اس کی کھوپڑی کے دو ٹکڑے ہو گئے اور وہ آپ کے قدموں میں ڈھیر ہو گیا۔ کیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ قتل ہونے والا شخص کون تھا؟ بلاشبہ میدان بدر میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیش آنے والی یہ آزمائش حساب دانوں کے حساب سے ماوراء تھی اور ایسی نازک کہ انسانی قوت ادراک میں نہ آسکے جب آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ یہ لاش تو جناب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ بن جراح کی تھی تو آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔

اس کو کہتے ہیں اسلامی غیرت!!

سگا باپ ہے' جو جیسا بھی ہو اپنی اولاد کے لئے بہتر سوچتا ہے چونکہ اسلام کی راہ میں حائل ہوا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی اسلامی غیرت نے برداشت نہ کیا اور اپنے باپ کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ رب العزت نے سورۃ المجادلہ ۲۲ میں "لاتجد و قوما...... المفلحون" تک ارشاد فرمایا۔

ترجمہ۔ "تم یہ کبھی پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی ہے۔ خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے اہل خانہ یا ان کے اہل خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں خبردار رہو اللہ کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔"

حفیظ جالندھری فرماتے ہیں۔

پدر کی ذات حملہ آوروں کے درمیاں پائی
تو ایمان پسر نے سب سے پہلے تیغ چمکائی
پسر کو جب عدوئے دین محبوب خدا پایا
تو شمشیر پدر نے خون پینے میں مزا آیا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور اسلامی غیرت

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد ایک دفعہ اپنے پیارے ابا جان سے کہا کہ ابا جان! جنگ بدر میں ایک دفعہ آپ میری تلوار کی زد میں آئے لیکن میں نے حملہ روک لیا۔ یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹا! اگر تم میری تلوار کی زد میں آتے تو میں تمہیں ضرور قتل کر دیتا۔

یہ ہے غیرت اسلامی!!

حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور اسلامی غیرت

حضرت خباب رضی اللہ عنہ ان سعادت مند بزرگوں میں سے ہیں جن کی کلاہ فخر کا طرۂ امتیاز السابقون الاولون ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک غلام تھے۔ ام انمار خزاعیہ مکہ معظمہ کی منڈی سے خرید کر لائی اور مکہ کے ایک مشہور کاریگر لوہار کے حوالے کیا تاکہ وہ اسے تلوار بنانا سکھلا دے۔ جب کام سیکھ لیا۔ کاریگر بن گئے تو ام انمار نے اس کے لئے ایک دکان کرایہ پر لی اور ایسا اس کام کاج کے لئے بٹھا دیا۔

جب خاتم النبیین ﷺ نے دعویٰ نبوت فرمایا تو فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ جب کافروں کو علم ہوا تو ان کا

غیظ و غضب حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے خلاف ابل پڑا۔ یہ ان مصیبت زدہ لوگوں میں سے تھے جن کو کفار مکہ لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں لٹا دیتے تاکہ لوہے کی گرمی سے ان کا جسم تپنے لگے۔ کبھی ننگی پیٹھ دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیئے جاتے اور سینہ پر ایک بھاری پتھر رکھ کر ایک آدمی مسلتا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی اسلامی غیرت کا اندازہ کیجئے!

حضرت خباب رضی اللہ عنہ یہ انسانیت سوز مظالم برداشت کرتے۔ انگاروں پر لوٹتے لوٹتے گوشت کباب کی طرح بھننے لگتا۔ لیکن ان تمام سختیوں کے باوجود جو زبان بادۂ توحید کے ذائقہ سے ایک مرتبہ آشنا ہو چکی تھی وہ کس طرح اس ظلم و ستم سے مرعوب ہو کر کلمہ حق سے انحراف کر سکتی تھی؟

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی ان مصیبتوں کا حال سن کر انتہا درجہ ملول ہوتے اور تالیف قلب فرماتے تھے۔ ام انمار کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دلجوئیوں کا علم ہوتا تو اپنے ظلم و تشدد میں شدت پیدا کر دیتی اور لوہا آگ میں تپا کر ان کا سر داغتی تھی۔ لیکن قربان جاؤں حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن ارت کی اسلامی غیرت پر کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پایہ استقلال میں ذرا بھر جنبش نہ آئی۔ یہاں تک کہ تہتر برس کی عمر میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

"(قومی ڈائجسٹ" رضی اللہ عنہ و رضو عنہ)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور اسلامی غیرت

تاریخ اسلام میں پیکر غیرت و حمیت حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے واقعات زیب قرطاس ہیں لیکن ان کی اس اسلامی غیرت کو ہرگز نہیں بھلایا جا سکتا جبکہ انہوں نے اپنے لخت جگر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے آخری ملاقات کی تھی۔ واقعہ یوں ہوا کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حجاز مصر' عراق خراسان اور ملک شام کے اکثر و بیشتر علاقے کے لوگوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیعت خلافت کی بہت سے علاقے ان کی زیر قیادت آگئے لیکن بنو امیہ تھوڑے ہی عرصے بعد حجاج بن یوسف کی قیادت میں ایک لشکر جرار لے کر مقابلے کے لئے روانہ ہوئے۔ دونوں گروہوں میں زبردست معرکہ آرائی ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بہادری' شجاعت اور بے مثال اسلامی غیرت کا ثبوت دی۔ بہادر شہسوار کی مانند حملہ آور ہوئے اور کامیابی نے آپ رضی اللہ عنہ کے قدم چومے لیکن ان کے ساتھی دھیرے دھیرے انہیں چھوڑ کر لشکر سے الگ ہونے لگے۔ بالآخر آپ رضی اللہ عنہ نے لاچار ہو کر بیت اللہ میں پناہ لی اور چند ایک ساتھی بھی ان کی تلاش میں بیت اللہ میں داخل ہو گئے۔

شہادت سے چند ساعتیں پہلے اپنی بوڑھی ماں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ انتہائی بڑھاپے کی وجہ سے بینائی کمزور تھی۔ والدہ محترمہ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ ماں نے اپنے لخت جگر کے سلام کا محبت بھرے انداز میں جواب دیا اور پوچھا بیٹا! میری جان صدقے۔ اس نازک گھڑی میں میرے پاس کیسے آنا ہوا۔ حجاج تیرے لشکر پر توپ کے گولے جس انداز سے پھینک رہا ہے اس سے کعبے کے درودیوار لرز رہے ہیں۔ بیٹے نے عرض کیا اماں جان! میں آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں۔ پوچھا بیٹا کس سلسلے میں مشورہ مطلوب ہے۔ عرض کیا لوگوں نے مجھے رسوا کیا کچھ لوگ حجاج سے خوفزدہ ہو کر اور کچھ مراعات کے لالچ میں آکر مجھے چھوڑ گئے۔ اب میرے ساتھ صرف چند ایک ساتھی رہ گئے ہیں۔ اس نازک گھڑی میں بنوامیہ کی جانب سے قاصد میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ پیشکش کی کہ جو کچھ بھی مال و دولت لینا چاہتے ہو لے لو لیکن ہتھیار پھینک دو اور عبدالملک بن مروان کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔ اماں جان! آپ کی کیا رائے ہے؟

والدہ نے گرجدار آواز میں کہا بیٹے عبداللہ تم اپنے بارے میں خوب اچھی طرح جانتے ہو جو جی میں آئے کرو لیکن میری بات غور سے سنو۔ اگر تم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہو تو پھر "اسلامی غیرت" کا ثبوت دو اور اپنے ساتھیوں کی طرح استقامت سے کام لیتے ہوئے جام شہادت نوش کرو۔ عرض کیا اماں جان! میں مرنے سے نہیں ڈرتا البتہ اگر مجھے خوف ہے تو صرف یہ ہے کہ وہ میری لاش کا حلیہ بگاڑ دیں گے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی اسلامی غیرت کا اندازہ کیجئے۔ فرمایا قتل ہو جانے کے بعد بھلا کس چیز کا ڈر باقی رہ جاتا ہے۔ بکری جب ذبح ہو جاتی ہے تو اس کے گوشت کو سلاخوں میں لگا کر آگ پر رکھا جائے تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ماں کی جرات مندانہ اور اسلامی غیرت کا جذبہ پیدا کرنے والی گفتگو سن کر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور فرمایا اماں جان! تم بہت عظیم ہو تیری عظمتوں کو سلام کرتا ہوں۔ میں اس نازک گھڑی میں یہی جرات مندانہ اور حوصلہ افزا باتیں سننے آیا تھا۔ میں نے جو کچھ سنا' مجھے بالکل یہی توقع تھی۔ خدا جانتا ہے میں بزدل نہیں اور نہ ہی میرے قویٰ مضمحل ہوئے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ مجھے دنیا اور اس کی زیب و زینت سے کوئی سروکار نہیں۔ اماں جان! اب میں اسی راہ میں جا رہا ہوں جو تیری پسندیدہ راہ ہے۔

خدا حافظ کہنے سے پہلے اسلامی غیرت و حمیت کی پیکر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے لخت جگر کی خوشبو سونگھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ماں کے ہاتھ پاؤں چومے۔ اپنی پیاری ماں کے حکم پر زرہ اتار دی اور لمبا کرتا زیب تن کیا اور جرات و بہادری اور اسلامی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے میدان کارزار میں کود پڑے۔ مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے اور اہل اسلام کے لئے اسلامی غیرت و حمیت کا عمدہ نمونہ پیش کیا۔

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سر دارا (اقبال)

سرمایہ درویش
سرور کونین خاتم الانبیاء
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ رحمت میں
شاعر ختم نبوت
سید امین گیلانی کا
ہدیہ نعت
ایمان افروز اور روح پرور نعتیہ کلام
..... شائع ہو چکا ہے .....
قیمت 80 روپے
ملنے کے پتے۔ دفتر ختم نبوت
مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
ادارہ الـ ـادات شرقپور روڈ شیخوپورہ شہر

صرانہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر : ۲۴۵۸۰۳

از۔ مولانا محمد نذر عثمانی مبلغ ختم نبوت کراچی

نبی الثقلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو جن سے بڑھ کر آپ کو چاہنے والا روئے زمین پر اور کوئی نہ تھا آپ ﷺ کی خبر وفات سننے اور اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے جس سے کوئی چارہ نہ تھا پہلے سے تیار کر دیا تھا اس سے پہلے غزوہ احد میں آنحضور ﷺ کی شہادت کی خبر بھی بجلی بن کر ان پر گری تھی بعد میں معلوم ہوا کہ یہ شیطان کی سازش اور افواہ تھی اور اللہ تعالیٰ کی ذات نے صحابہ کرامؓ کو اپنے نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ اور صحبت سے فائدہ اٹھانے کا ایک اور موقع عطا فرمایا اگرچہ یہ دل ہلانے والا حادثہ کسی نہ کسی روز پیش آنے والا تھا چنانچہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اس کا یوں بھی تذکرہ کر دیا

افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم

ترجمہ:۔ بھلا اگر محمد ﷺ کی وفات ہو جائے یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے (یعنی مرتد ہو جاؤ گے) یہ والسابقون الاولون مسلمان جن کی تربیت آنحضور ﷺ نے ایسے بہترین انداز میں فرمائی تھی کہ اب وہ دنیا کے ہر معاشرہ کے لئے ایک راہبرو رہنما کے حیثیت رکھتے تھے اور ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ سے وابستہ کر دیا تھا دنیا کے دور دراز گوشوں ملکوں اور شہروں اور دور افتادہ قوموں تک اسلام کا ابدی نظام حیات پہنچانے کا عظیم اور مقدس کام میں ان کو مشغول کر دیا تھا لیکن صحابہ کرامؓ پھر بھی آنحضور ﷺ کی دنیا سے رحلت کو کیسے برداشت کر سکتے تھے حضرت امام احمد بن حنبل سیدنا حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں جب اذاجاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس سورۃ میں اپنی وفات کی خبر دی گئی (تفسیر ابن کثیر) اور اسی طرح جب آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی تو سب سے جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے محسوس فرمایا کہ آپ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہے (تفسیر ابن کثیر ص ۲۲ ج ۲) حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ سے ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جن سے اشارہ ملتا تھا کہ آپ کی وفات کے دن قریب ہیں آپ ﷺ نے احد کے شہداء کے لئے آٹھ سال بعد اس طرح دعا فرمائی جیسے عنقریب اپنے اصحاب کرامؓ سے جدا ہونے والے ہوں۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جمرۃ العقبہ کے قریب رک کر ہم لوگوں سے فرمایا کہ مجھ سے مناسک حج سیکھ لو اس لئے کہ شاید اس سال کے بعد مجھے حج کا موقع نہ ملے ایک مرتبہ آنحضور ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا میں تمہارے آگے جانے والا ہوں اور تم پر گواہ ہوں اب تم سے ملاقات حوض کوثر ہوگی۔

آپ ﷺ کی علالت ماہ صفر کے آخر میں پیدا ہوئی اس کا آغاز اس طرح ہوا کہ آپ نصف شب کو جنت البقیع تشریف لے گئے اور اہل قبور کے لئے دعا مغفرت کی پھر اپنے گھر تشریف لائے جب صبح ہوئی تو اسی روز سے علالت شروع ہوگی سیرت ابن ہشام ص ۶۴۲ ج ۲۔ ابن کثیر ص ۲۲۳ ج ۴ علالت میں جب زیادتی ہوئی تو آپ ﷺ اس وقت حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھے آپ ﷺ نے تمام ازواج مطہرات کو طلب فرمایا اور ان سے رائے طلب کی کہ آپ ﷺ بیماری کا زمانہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے یہاں گزاریں تمام ازواج مطہرات نے بخوشی منظور کر لیا آپ ﷺ فضل بن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سہارے پر اس طرح تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے قدم زمین پر گھسٹتے تھے اس وقت آنحضور ﷺ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی (صحیح بخاری) حضرت عائشہ صدیقہؓ راوی حدیث میں فرماتی ہیں آپ ﷺ کی جس مرض میں وفات ہوئی آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے عائشہؓ میں اس کھانے کی تکلیف اب تک محسوس کرتا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اس وقت اس زہر سے میری رگ کٹ رہی ہے۔

سرکار دوجہاں ﷺ کے وفات کے قریب زیادہ تر وصیت یہ تھی الصلوٰ وماملکت ایمانکم دیکھو نماز کا خیال رکھنا اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اس موقع پر نماز' زکوۃ اور ماتحتوں اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی (ابن کثیر ص ۲۳۸ ج ۴) اور ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ آپ ﷺ کے آخری الفاظ یہ بھی تھے کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو تباہ کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا سرزمین عرب میں بیک وقت دو مذہب نہ رہیں میں تم کو انصار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں وہ جسم و جان کی طرح اور میرے معتمد اور راز دار ہیں ان پر جو ذمہ داری تھی اس کو انہوں نے پورا کیا ان کا جو دوسروں پر حق ہے وہ باقی ہے اس لئے ان کے اچھے اور صالح لوگوں کی بات قبول کرنا اور ان میں سے جو لوگ قصور وار ہوں ان سے درگزر کرنا (بخاری باب فضائل اصحاب النبی ﷺ)۔

آنحضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو یعنی جزیرہ عرب میں کوئی مشرک رہنے نہ پائے۔ ۲ وفود کو رخصت کے وقت ہدیہ تحفہ دیا کرو جس طرح میں ان کو جائزہ دیا کرتا تھا۔ ۳ میرے بعد میری قبر کو بت اور سجدہ گاہ نہ بنانا اور فرمایا اے لوگو مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اپنے نبی ﷺ کی موت سے خوف زدہ ہو کیا کوئی نبی مجھ سے پہلے اپنی امت میں ہمیشہ رہا ہے جو میں تم میں ہمیشہ رہوں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمام مسلمانوں کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کریں اور مہاجرین اولین کو وصیت کرتا ہوں کہ تقوی اور عمل صالح پر قائم رہیں۔ آپ ﷺ نے آخری مرض الوفات میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کے لئے حکم فرمایا گویا کہ آپ ﷺ کے جانشین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے اور خلیفہ الرسول کہلائے۔

وفات سے پہلے آپ ﷺ پیالہ میں ہاتھ ڈالتے اور منہ مبارک پر پھیر لیتے اور یہ کہتے جاتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک موت کی بڑی سختیاں ہیں پھر آسمان کی طرف رخ انور فرما کر اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللھم فی الرفیق الاعلی آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے اور روح مبارک جن پر تمام عالم انسانیت کی ارواح قربان ہوں عالم بالا کو پرواز کر گئی انتقال کے وقت آنحضور ﷺ کی عمر شریف ۶۳ سال کی تھی اور یہی جمہور کا قول ہے رسول اکرم ﷺ کی وفات کا صدمہ اتنا عظیم تھا کہ صحابہ کرامؓ اپنا ہوش حواس کھو بیٹھے ابن کثیر میں حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت میں کسی شخص کو میری وفات کے صدمے سے بڑھ کر کوئی مصیبت پیش نہ آئے گی صحیح بخاری شریف میں منقول ہے کہ جب تدفین سے لوگ فارغ ہو گئے تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا :۔

یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب

ترجمہ :۔ انس رضی اللہ عنہ کیا تمہارے دلوں نے یہ گوارا

کرلیا کہ جسد مبارک ﷺ پر مٹی ڈالو

ایک اور روایت میں یوں بھی آتا ہے حضرت فاطمہ الزہرا ارشاد فرماتی ہیں

صبت علی مصائب لو انہا

صبت علی الایام صرن لیالیا

ترجمہ: حضور ﷺ کی وفات کا صدمہ مجھ پر اتنا بھاری ہے اگر یہی صدمہ دنوں پر پڑتا تو وہ راتوں میں تبدیل ہو جاتے آپ ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپ ﷺ کی زرہ مبارک ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو پر رھن رکھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی کہ آپ ﷺ اسے دے کر زرہ کو چھڑا سکتے یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے (بخاری باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ)

آپ ﷺ کی علالت میں مدعیان نبوت اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب طلیحہ اسدی اور دوسرے لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر پہنچی اپنے مرتدین سے جہاد کی وصیت اور تاکید فرمائی اور اسود عنسی کی سرزنش کے لئے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت روانہ فرمائی آپ ﷺ کی وفات سے ایک روز پیشتر اسود عنسی کو قتل کر دیا گیا اور آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اطلاع ہوئی (تاریخ ابن الاثیر ص ۱۵۳ ج ۲) آپ ﷺ کی آخری وصیت اور حکم پر امت نے ہر دور میں عمل کیا اور موجودہ دور کے مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت سے مقابلے کے لئے مسلمانوں کی ایک عظیم جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برسرپیکار ہے اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل جمیع کارکنان ختم نبوت کو تردید مرزائیت کے کام کو بڑھ چڑھ کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جاں نثاران رسول ﷺ

از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر، گوجرانوالہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ تھا جس کی ایک یہودی لونڈی آنحضرت ﷺ کو سب و شتم کرتی رہتی تھی وہ منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی۔

ایک رات جب اس نے آپ ﷺ کی شان میں بے حد گستاخی کی تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کو ایک خاص قسم کا خنجر پیٹ میں گھونپ کر ہلاک کر دیا۔ جب آنحضرت ﷺ تک اس قتل کی نوبت پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کس نے یہ قتل کیا ہے؟ جب کوئی جواب نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرا حق اپنے ذمہ سمجھتا ہو تو ضرور بتائے۔

چنانچہ وہ نابینا صحابی رضی اللہ عنہ لرزہ براندام ہو کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور سارا واقعہ بیان کر دیا حضرت! وہ آپ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی میں منع کرتا تھا لیکن وہ مانتی نہیں تھی۔

اور پھر آخر یہ کہا کہ:

میرے اس سے موتیوں کی طرف دو لڑکے بھی ہیں اور میرے ساتھ وہ بہت ہی نرمی کیا کرتی تھی۔ گزشتہ رات جب اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی تو میں نے ہی اس کے پیٹ میں خنجر گھونپ کر اس کا کام تمام کر دیا۔

الحدیث (ابو داؤد ج ۲ ص ۲۴۳)

محدثین کرامؒ لکھتے ہیں کہ وحی کے ذریعہ جب آپ ﷺ کو اس کا صدق معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو کوئی سزا نہ دی اور بری کر دیا۔

شریعت اسلامی یہ اجازت نہیں دیتی کہ ہر آدمی قانون اپنے ہاتھ میں لے اور خود ہی چور، ڈاکو، زانی اور شاتم رسول وغیرہ کو سزا دے اور اجراء حد قائم کرے یہ قانون اور حکام وقت کا کام ہے کہ وہ ان مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں۔

مگر داد دیجئے اس نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کی محبت رسول ﷺ کی کہ پیاری اور شفیق رفیقہ حیات (جو موتیوں کی طرح کے دو بچوں کی ماں بھی تھی) اس نے کوئی پرواہ نہ کی اور عشق نبوی ﷺ سے سرشار ہو کر آپ ﷺ کی محبت کو اپنی رفیقہ حیات کی محبت پر ترجیح دی نہ تو انہوں نے واقعی عذر کا سوال دل میں پیدا کیا اور نہ اپنے ننھے اور معصوم بچوں کی تربیت کا سوال ہی دامنگیر ہوا۔

یہ ہے عشق محمدی ﷺ۔

یہ دل کہ نازک سا آئینہ بھی بڑی قیامت کا آئینہ ہے کوئی مقابل نہیں ہے لیکن ہزار جلوے جھلک رہے ہیں

صلح حدیبیہ کے مشہور واقعہ میں بحالت کفر حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کفار قریش کی طرف سے جب سفیر اور قاصد بن کر آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو عرب کی عادت کے مطابق آپ ﷺ کی

جامعہ ازہر کی مسلمانوں سے، قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کی اپیل

ادارہ تحقیق اسلامی جامعہ ازہر نے مسلمانوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنی تمام تر قوتوں اور وسائل کو ملحد بہائیوں اور قادیانیوں کی ناشائستہ و مفسدانہ سرگرمیوں سے مقابلہ کے لئے حرکت میں لائیں۔ ان فتنوں کو کافرانہ اور ملحدانہ نظریات کی تشہیر کے اہم ذرائع گردانتے ہوئے اکادمی نے کہا کہ یہ فتنے اللہ تعالیٰ کے دین سے منحرف اور تارکین ہیں۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان بدباطن فرقوں کی کینہ پرور سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا بھرپور مقابلہ کریں۔

اکادمی کے ایک تحقیقی مطالعہ کی رو سے جس کی جامعہ ازہر کے صدر (مدیر اعلیٰ) نے تصدیق بھی کر دی تھی شیخ جاد الحق علی نے ان ملحد فتنوں کے رونما ہونے اور پروان چڑھنے کے تاریخی پس منظر پر بھی روشنی ڈالی۔

ان توجیہات سے انکشاف ہوتا ہے کہ یہ فتنے انسان کے اختراع کردہ فلسفہ اور نظریات کا مجموعہ ہیں۔ ان کے پاس اسلام کے لئے کوئی نئی چیز پیش کرنے کی نہیں۔ اس مطالعہ سے معلوم ہوا کہ یہ ملحد فتنے صیہونیت اور شششنایت کی توسیع پسندی کی پیداوار ہیں تاکہ ان کے ذریعہ اپنے مقاصد حاصل کر سکیں۔ امت مسلمہ کو ان سے شدید نقصان پہنچا ہے کیونکہ یہ ہمیشہ اسلام دشمن زیر زمین سرگرمیوں کے ذریعہ اسلام سے برسرپیکار رہے ہیں۔ اس لئے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ متحد ہو کر دین اسلام کے ان دشمن عناصر سے بھرپور عقلی اور مادی وسائل سے جہاد کریں۔ Minaret Oct Nov. 1989

داڑھی مبارک پکڑ کر آپ ﷺ سے بات کرنے لگے۔ اگرچہ اہل عرب کے نزدیک یہ کوئی جرم نہ تھا کہ تالیف اور ملاطفت کے لئے مدمقابل کی داڑھی کو پکڑ کر اس سے بات کی جائے۔ لیکن حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی غیرت ایمانی اور تعظیم نبی ﷺ اس کو گوارہ نہ کر سکی اور جب بھی عروہ رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آپ کی داڑھی مبارک کی طرف بڑھاتے تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ تلوار کا دستہ ان کے ہاتھ پر مار کر کہتے :

اپنا ہاتھ آنحضرت ﷺ کی داڑھی مبارک سے پیچھے ہٹاؤ۔

(بخاری ج ا ص ۳۷۹)

حضرت خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کا صبر آزما اور پر درد واقعہ کتب احادیث و سیر اور تاریخ اسلامی میں بسط سے مذکور ہے۔ کہ ان کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے مکہ مکرمہ میں تختہ دار پر لٹکانے کا عزم مصمم کر لیا تو انہوں نے اس موقع پر دو رکعتیں نماز پڑھنے کی اجازت طلب کی اور مختصر سی نماز پڑھ کے یہ کہا کہ دل تو چاہتا تھا کہ طویل نماز پڑھتا مگر سوچا کہ تم کہہ دو گے کہ موت کے خوف سے گھبرا کر نماز کو طول دے رہا ہے۔

پھر سولی کا پھندا گلے میں پڑنے سے پہلے چند درد ناک اور پر سوز اشعار پڑھے جن میں سے دو یہ ہیں۔

ترجمہ : "سو میں پرواہ نہیں کرتا جبکہ اسلام کی حالت میں قتل کیا جاؤں"

"اور جس کروٹ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میرا گرنا ہو"

اور یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے"

تو کٹے ہوئے جسم کے اعضاء پر بھی برکت کر دے۔"

(ان کا یہ ایمان افروز واقعہ بخاری ج ۲ ص ۵۸۶ طیالسی ص ۳۳۹ اور طبری ۳۳۵ وغیرہ کتابوں میں بسط سے مذکور ہے)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو جب سولی پر لٹکانے کا وقت آیا تو حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے بحالت کفر یہ پیش کش کی کہ :

ترجمہ : "کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ محمد ﷺ ہمارے پاس ہوں اور ہم ان کی گردن اڑا دیں اور تجھے چھوڑ دیں کہ تو اپنے گھر چلا جائے؟ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں تو اس کو پسند نہیں کرتا کہ مجھے تو رہا کر دو اور میں اپنے گھر چلا جاؤں اور اس کے صلہ میں آنحضرت ﷺ کو جہاں بھی آپ ﷺ ہیں وہاں ہی ایک کانٹا بھی چبھے اور آپ کو تکلیف ہو"

(زاد المعاد ج ۲ صفحہ ۱۰۹ طبع مصر)

حضرت خبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۱ھ) کو جب جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے فوجیوں نے گرفتار کر کے مسیلمہ کے سامنے پیش کیا تو اس نے دریافت کیا کہ تم حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دیتے ہو؟ وہ فرمانے لگے ہاں اس نے سوال کیا :

ترجمہ : کیا تم اس کی شہادت بھی دیتے ہو کہ میں بھی خدا کا رسول ہوں؟ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ نہیں مانتا مسیلمہ ملعون نے کہا کہ تو پہلی بات تو مانتا ہے اور یہ نہیں مانتا؟ حضرت خبیب نے فرمایا نہیں وہ مانتا ہوں اور یہ نہیں مانتا۔ چنانچہ وہ یہی پوچھتا جاتا تھا اور ان کا ایک ایک عضو کاٹا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کے سامنے ہی ان کی جان نکل گئی۔ رضی اللہ عنہ۔"

حضرت عبد اللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کو جب رومیوں کے لشکر نے گرفتار کیا اور ان کو ہرقل روم کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے یہ پیشکش کی :

ترجمہ : "کہ تو عیسائی بن جا میں تجھے اپنے ملک میں شریک کر لوں گا اور اپنی بیٹی کا تجھ سے نکاح کر دوں گا۔ حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے وہ سب کچھ دے ڈالے جس کا تو اور اہل عرب مالک ہیں اس شرط پر کہ میں چشم زدن کے لئے حضرت محمد ﷺ کے دین حق سے پھر جاؤں تو میں کبھی ایسا نہیں کروں گا"

اس کے بعد ان کو بہت سی دھمکیاں دی گئیں اور ان کے سامنے بہت سے مسلمان قیدیوں کو انتہائی دردناک اور عبرت ناک سزائیں دی گئیں اور جب ان کو دیگ میں ڈال کر ہلاک کرنے کا وقت آیا تو ہرقل روم اپنے عمائد سلطنت کے ساتھ انہیں دیکھنے لگا۔

اس موقع پر حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہرقل کو یہ امید پیدا ہوئی کہ شاید جان عزیز کے لئے رو رہا ہے مگر یہ سن کر ہرقل کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ :

ترجمہ : "حقیقت یہ ہے کہ میں تو اسی لئے رویا ہوں کہ میری جان تو ایک ہے جو اس وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس دیگ میں ڈالی جائے گی میں تو اس کا متمنی ہوں کہ میرے بدن کے ایک ایک رونگٹے میں الگ الگ جان ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس عذاب میں وہ مبتلا ہوتی۔"

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۸۸)

بابو شفقت قریشی سہام

انوار غار حرا

بیت اللہ شریف مکہ معظمہ کے وسط میں نشیب میں واقع ہے اردگرد پہاڑ ہیں جن پر اہل مکہ کے مکانات بنے ہوئے ہیں میدانی حصہ بہت کم ہے۔ منجملہ زیارات مقدسہ کے مکہ معظمہ کے خاص پہاڑوں میں جبل ابو قبیس۔ جبل قعیقعان۔ جبل عمر۔ جبل خندمہ۔ جبل کدا۔ جبل ہیر۔ جبل رحمت۔ جبل ثور اور جبل نور بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ جبل ثور پر غار ثور اور جبل نور پر غار حرا واقع ہے جہاں سرکار دو جہاں ﷺ نے تین شب اور ایک ماہ علی الترتیب قیام فرمایا تھا۔ یوں تو مکہ معظمہ اور آس پاس کے علاقے کا چپہ چپہ مقدس اور محترم ہے لیکن کچھ مقامات ایسے بھی ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کے قدمین شریفین کو چوما ہے اور وہ آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں جن میں غار ثور اور غار حرا شامل ہیں۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۵ کلو میٹر کے فاصلے پر مشرقی جانب جبل ہیر کے بالمقابل اور منیٰ جاتے ہوئے بائیں طرف وہ مقدس پہاڑ ہیں جس کو جبل نور یا جبل حرا کہتے ہیں۔ اس کی چوٹی پر وہ مبارک غار ہے جہاں سے انوار نبوت کا ظہور ہوا تھا۔

جوں جوں بعثت کا زمانہ قریب آتا گیا آپ ﷺ کی طبیعت میں خلوت گزینی کی خواہش بڑھتی چلی گئی اور مکہ معظمہ کے معاشرے سے طبیعت اچاٹ ہو گئی۔ آپ ﷺ تنہائی پسند ہو گئے اور کئی کئی دن اور رات غار حرا میں قیام کر کے عبادت فرمایا کرتے تھے۔ کھانے پینے کی اشیاء گھر سے لے جا کر وہاں چند دن گزارتے۔ واپس آ کر طواف کعبہ کر کے حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے پاس تشریف لے جاتے اور وہ مزید چند روز کے لئے خورد و نوش کی اشیاء تیار کر دیتیں ظہور نبوت سے پہلے حضور ﷺ کا یہی معمول رہا تھا کہ غار حرا میں خلوت نشین ہو کر اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت فرمایا کرتے تھے اور اسی میں نزول وحی کا آغاز ہوا تھا۔ جب حضور ﷺ کا سن مبارک چالیس برس کو پہنچا تو ایک دن آپ ﷺ غار حرا کے اندر غور و فکر اور عبادت میں مشغول تھے کہ یکایک حضرت جبرئیلؑ وحی لے کر آئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا "اقراء" پڑھئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ما انا بقاری" میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیلؑ نے بار بار اقراء دہرایا آپ ﷺ فرماتے رہے کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تیسری مرتبہ حضرت جبرئیلؑ نے آپ ﷺ کو سینہ سے لگا کر زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کر کہا اقرا باسم ربک پڑھئے اپنے رب کے نام کی برکت اور مدد سے۔ اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ غائب ہو گئے۔ ابو نعیم کی روایت ہے کہ حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیلؑ نے حضور ﷺ کا سینہ مبارک چاک (شق صدر) کیا اور اس کو دھویا پھر کیا

اقرا باسم ربک الذی خلق۔ آپ کے شق صدر کو طیاسی و حرث نے اپنی اپنی مسند میں ذکر کیا ہے اور قسطلانی نے اس کو مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے۔ غار حرا سے اتر کر حضور ﷺ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ "مجھے اڑھاؤ" جب اوپر کپڑا ڈالنے سے کپکپی ختم ہوئی تو حضرت خدیجہؓ کو پورے واقعہ کی تفصیل بتائی۔ ورقہ بن نوفل کو جب مشورے کے لئے بلایا گیا تو انہوں نے کہا "یہ وہی ناموس (وحی لانے والا فرشتہ) وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر نازل کیا تھا۔ سورہ العلق کی ابتدائی پانچ آیات اقرأ سے مالم۔ یعلم تک قرآن مجید کی سب آیتوں اور سورتوں سے پہلے رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کو نازل ہوئیں۔ یہ مبارک رات رمضان کے آخری عشرے کی ایک رات ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے زیادہ خیر و برکت والی رات کہا ہے۔ قرآن کریم کی پہلی آیات مبارکہ غار حرا میں لے کر آنے والے حضرت جبرئیلؑ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے پاک روح (روح القدس) اور دیانتدار روح (روح الامین) کے لقب سے نوازا ہے۔ ارشاد ربانی ہے ترجمہ "پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کے نام کے ساتھ۔ جس نے پیدا کیا جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔ انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا (سورہ العلق آیت ۱ تا ۵)

جبل نور کا مقدس حصہ جس کی چوٹی پر وہ مبارک غار ہے جہاں آپ ﷺ پہلی وحی سے مشرف ہوئے تھے اور نبوت و رسالت کا اعزاز حاصل ہوا تھا مکہ سے منیٰ عرفات کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے۔ جبل ثبیر اور جبل نور کے درمیان میں سے شارع السیل گزرتی ہے جو مکہ سے طائف اور ریاض کی طرف جاتی ہے۔ یہی سڑک آگے جا کر بائیں جانب جعرانہ کی طرف مڑ جاتی ہے جو مکہ سے ۲۲ کلو میٹر کے فاصلے پر حرم کی حد ہے۔ حضور ﷺ نے عمرہ کا احرام وہاں سے ہی باندھا تھا۔ جبل نور کے شمال مغربی جانب وادی جلیل ہے۔ جنوبی مغربی جانب شارع العشر ہے جو حدود منیٰ سے شروع ہو کر شارع تنعیم سے جا ملتی ہے اور مشرقی جانب رنگ روڈ نمبر ۲ ہے جو عرفات سے چل کر مدینہ کی طرف چلی جاتی ہے غار حرا تک جانے کے لئے زائرین کے لئے ایک پگڈنڈی بنی ہوئی ہے۔ جبل نور کے دامن میں کھڑے ہو کر چوٹی کی طرف دیکھا جائے تو ٹوپی گرنے لگتی ہے یعنی بالکل عمودی یا کھڑی چڑھائی ہے۔ شروع میں پتھروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر چل کر جوں جوں اوپر چڑھتے جائیں راستہ میں بڑے بڑے پتھروں سے بھی گزرنا پڑتا ہے بعض جگہوں پر جھک جانا پڑتا ہے۔ باوجود دشوار گزار بلکہ خطرناک راستے کے عقیدت اور جذبے سے لبریز زائرین غار حرا کی زیارت کرکے واپس لوٹتے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ستانے کے لئے اسٹال بنے ہوئے ہیں جہاں سے ٹھنڈے مشروبات اور خورد و نوش کی کچھ چیزیں مل جاتی ہیں۔ تقاضا حضرات لو سے بچنے کے لئے چھتری اور ٹھنڈے پانی کی بوتلیں ساتھ لے کر اوپر چڑھنا شروع کرتے ہیں۔ چوٹی پر پہنچ کر غار حرا کی طرف جانے کے لئے رخ بیت اللہ کی طرف کرکے کچھ نیچے کی طرف جا کر پھر دائیں جانب گھوم جائیں تو دو چھوٹی چٹانوں پر ایک بڑی چٹان پڑی دکھائی دیتی ہے جو غار کا صدر دروازہ لگتی ہے۔ چٹانوں کے درمیان میں سے گزر کر دائیں جانب مڑیں تو پہاڑیاں اس طرح نظر آئیں گی کہ ان کے اوپر ایک بڑا پتھریلا چٹان دکھائی دے گی جس کے نیچے بیٹھ کر سرور دو جہاں ﷺ عبادت فرمایا کرتے تھے۔ غار حرا کے اگلے حصے میں بھی ایک سوراخ ہے۔

ہزاروں سال گزرنے کے بعد بھی غار حرا اپنی اصلی حالت میں آج بھی موجود ہے۔ شب و روز کی تبدیلیوں کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ غار کے سامنے کھڑے ہوں تو بائیں جانب ہاتھ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کلمہ طیبہ اور سورہ العلق کی آیات کے نیچے غار حرا لکھا ہوا ہے آج کل جبل نور کے دامن میں ایک چھوٹا سا شہر آباد ہے۔ پختہ سڑک قریب سے گزرتی ہے۔ فجر کی نماز کے بعد اسپیشل گاڑی سے زیارت کے لئے جانا چاہئے تاکہ ظہر کی نماز سے پہلے واپس آسکیں۔ اسپیشل گاڑیاں جبل نور کے دامن میں اتار کر "تقریباً" دو گھنٹے بعد واپس آتی ہیں۔

ایس اے سلام

پی آئی اے میں قادیانی سرگرمیاں

پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن دنیا بھر میں پاکستان کا تعارف رہا ہے۔ کسی زمانے میں اس کی لاجواب سروس نے دنیا بھر میں اسے صف اول کی ایئرلائنوں میں شامل کر دیا تھا ادارے کی سابقہ ساکھ ہی تھی جس نے تمام تر مالی کساد بازاری کے باوجود اسے خسارے سے بچائے رکھا۔ پی آئی اے نے زمانے کے بڑے سرد و گرم دیکھے ہیں۔ پاکستان میں حکومتوں کی تبدیلی کے اثرات اس ادارے پر بھی پڑتے رہے۔ مثبت ٹریڈ یونین سرگرمیوں پر پابندی نے ادارے کو خاصا زک پہنچایا ہے۔ ادارے کے اعلیٰ افسران احتساب کے کسی نظام کی غیر موجودگی میں اپنا اپنا کھیل کھیلتے رہے۔ جبکہ اس حساس قومی ادارے نے منافع بخش کاروبار کے باعث اپنے ملازمین کو بھی پاکستان کے بعض دیگر اداروں کے ملازمین کے مقابلے میں بہتر سہولتیں فراہم کی ہیں۔ قومی سطح کے رہنماؤں، سائنس دان، پروفیسر، فوجی حکام اور ارباب اختیار اس ادارے کی سروس استعمال کرتے ہیں اس لئے ادارے کی سیکورٹی کسی بھی ملک کی طرح پاکستان میں بھی حساس رہی ہے۔ پی آئی اے میں معمولی سی بھی ملک دشمن سرگرمی قوم کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر سکتی ہے۔ اس لئے قوم کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس ادارے میں وطن دشمن سرگرمیوں پر زیادہ تندہی سے نظر رکھنی چاہئے اور معمولی سی خرابی کا فوری ادراک کر لینا چاہئے۔

زمانے کے سرد و گرم سے گزرنے کے بعد آج پی آئی اے قادیانیوں اور ان کے مخالفین کے درمیان کشمکش کا میدان بن چکا ہے۔ ٹریڈ یونین پر پابندی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گزشتہ دور میں متعدد قادیانی ادارے کے بعض اہم عہدوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس دور میں اعلیٰ افسران کو حاصل اختیارات نے انہیں اپنی سرگرمیوں کو مربوط کرنے کا موقع فراہم کیا۔

پی آئی اے میں قادیانی سرگرمیاں انتہائی منظم انداز سے اب بھی جاری ہیں۔ انہوں نے "تقریباً" تمام ہی بااثر حلقوں میں اپنے افراد داخل کر رکھے ہیں جو قادیانی مفادات کی "نگہبانی" اور تعلقات کی آڑ میں اپنی دعوت کی توسیع کرتے رہتے ہیں۔ انہیں افسران کے حلقے میں بھی نمایاں مقام حاصل ہے۔ وہ ملازمین و افسران نمایاں تنظیموں میں بھی اپنے زیر اثر افراد کی مدد سے کنٹرول قائم رکھتے ہیں۔ سی بی اے یونین پیپلز یونٹی کے علاوہ بعض اسلام کا دعویٰ کرنے والی تنظیموں میں اطلاعات کے مطابق بعض ایسے افراد نہایت اہم مقام رکھتے ہیں جن کے بالواسطہ یا بلاواسطہ قادیانیوں سے خصوصی تعلقات ہیں۔ اپنی اسی خصوصی حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض ایسی ذمہ داریاں قادیانی حضرات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو سراسر اسلامی احکامات کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے۔

مثلاً "ایک قادیانی افسر کے ذمہ پی آئی اے کے زیر انتظام تمام مساجد رہی ہیں۔ ان مساجد میں امام کی تعیناتی اور دیگر مذہبی معاملات کی براہ راست نگرانی ان کے ذمہ رہی ہے۔ اس کے علاوہ کھٹمنڈو میں پی آئی اے کے طیارے کے حادثے میں قادیانی افسر کو پی آئی اے کا نمائندہ بنا کر بھیجا گیا جہاں انہوں نے شہید ہونے والے تمام مسلمان مسافروں اور پی آئی اے کے اہلکاروں کی نماز جنازہ، تدفین اور دیگر مذہبی لوازمات اپنی براہ راست نگرانی میں کرائے۔ دوسری جانب پی آئی اے کے طیارے سعودی عرب میں جدہ ایئر پورٹ پر اترنے سے قبل حرم کی حدود جسے میقات کہا جاتا

ہے' داخل ہوتے ہیں جو غیر مسلموں کے لئے شرعی اور سعودی قوانین کے مطابق ممنوعہ علاقہ ہے لیکن پی آئی اے کے قادیانی پائلٹ بھی طیارے اڑا کر اس حدود سے گزر جاتے ہیں۔

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے باعث پی آئی اے میں ان کے مخالف گروہوں میں بے چینی موجود ہے۔ بعض ذرائع کے مطابق چند گروہ ان سرگرمیوں کے سدباب کے لئے منصوبہ بندی کر چکے ہیں۔ یہ مسئلہ مسلمانوں کے لئے انتہائی حساس ہے جس کی وجہ سے ہم جو افراد لوگوں کے حساس جذبات کو باآسانی استعمال کر سکتے ہیں۔ ایسا جو کوئی بھی کرتا ہے اپنے مذہبی عقائد کے مطابق کرتا ہے اور کسی بھی درجے میں سیکولر سوچ رکھنے والا مسلمان بھی بعض اوقات ان جذبات سے مغلوب ہو کر کوئی بھی کارروائی کر سکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں خدشہ ہے کہ مستقبل قریب میں پی آئی اے امن و امان کے حوالے سے بھی پریشان کن صورتحال سے دوچار ہو سکتا ہے۔ ملازمین کی تنظیم پیاسی کے درمیان حالیہ اندرونی اختلافات بھی بعض ذرائع کے دعوے کے مطابق چند قادیانی نواز افراد کے منصوبے کا نتیجہ تھے۔ یہ تنازعات اگرچہ مفاہمت کے پردے میں گم ہو چکے ہیں لیکن منصوبہ ساز نئے کھیل بھی تیار کر سکتے ہیں جس سے کوئی حادثہ بھی رونما ہو سکتا ہے۔

پی آئی اے کے منیجنگ ڈائریکٹر ایئر مارشل فاروق عمر پی آئی اے میں سیکورٹی کے معاملے میں بہت حساس ہیں انہوں نے قادیانیوں سمیت تمام منفی سرگرمیوں کا بروقت راستہ روکا ہے۔ حالیہ دنوں میں ان کے بعض اقدامات اس سلسلے میں سودمند ثابت ہوں گے لیکن انہیں حالات پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ملک دشمن افراد کی سرگرمیوں سے صرف نظر کرنا ادارے اور خود ان کی شخصیت کو داغدار کر دے گا۔ گزشتہ دنوں ایک قادیانی پائلٹ کو برطرف کرنا درست تھا کہ جس سے بین الاقوامی برادری میں ادارے کو بدنامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی پائلٹ نے پی آئی اے کے ملازم کی حیثیت سے اپنے خاندان کے لئے جرمنی کا جو ویزہ حاصل کیا تھا اسے فروخت کر کے لاکھوں روپے کمائے لیکن اس کے نتیجے میں اب جرمنی پی آئی اے کے ملازمین کو ویزہ جاری کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ پی آئی اے کے ایم ڈی کو اس جانب بھی توجہ دینی چاہئے کہ ادارے کے وسائل کو بااثر افراد بدعنوانیوں کی نذر نہ کر دیں۔

پی آئی اے کے ملازمین کی ایک تعداد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنا کارڈ پنچ کرنے کے بعد دفتر سے باہر چلے جاتے ہیں اور ڈیوٹی اوقات کے خاتمے پر آ کر اپنا کارڈ پنچ کر جاتے ہیں۔ بعض ذرائع کے مطابق سی بی اے یونین کے چیف کونسلر ادارے کی گاڑیوں اور دیگر وسائل کے غیر قانونی استعمال میں ملوث ہیں۔ ذرائع کا الزام ہے کہ ان کے کارڈ ریاست حسین نامی فرد پنچ کرتا ہے۔ جبکہ وہ فرضی ناموں سے ٹھیکے حاصل کر کے ذاتی کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان دنوں موصوف گلستان جوہر میں پی آئی اے اسکاؤٹ کے لئے مختص دو ایکڑ پلاٹ کی چار دیواری کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ ان پر یہ بھی الزام ہے کہ ایم ٹی مشین شاپ کے لئے حاصل کیا گیا کئی ٹن لوہا اپنے ساتھیوں کی مدد سے پی آئی اے کی گاڑی نمبر جے ٹی ۱۸۵۶ کے ذریعے باہر لے گئے۔ اس سلسلے میں تحقیقات کو سرد خانوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ اکرم چیمہ کے ساتھیوں کونسلر رئیس الدین اور کونسلر امیر خان کا ان بدعنوانیوں پر اعتراض کے صلے میں یونین سے نکال کر دوسرے اسٹیشن پر تبادلہ کر دیا گیا۔

بشکریہ روزنامہ جسارت ۲۱ جنوری ۱۹۹۴ء

قصۂ گستاخِ رسول کی سزا کا

تحریر:۔ محمد اسلم رانا

وفاقی شرعی عدالت نے مقدمہ "محمد اسماعیل قریشی" بنام پاکستان بذریعہ سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور پی ایل ڈی ۱۹۹۱ء کے فیصلہ میں صفحہ ۱۰ پر حکومت کو ہدایت کی کہ رسالت رسول کی گستاخی کے جرم کی سزائے عمر قید کو سزائے موت میں تبدیل کیا جائے اور دفعہ ۲۹۵۔ سی تعزیرات پاکستان میں ایک نئی شق شامل کی جائے کہ دیگر انبیائے کرام کی شان میں گستاخی کے مرتکبین کے لئے بھی اسلامی احکامات کے مطابق سزائے موت مقرر کی جائے۔ چنانچہ مروجہ طریق کار کے مطابق گستاخ رسول کے لئے سزائے موت کا قانون پاس ہو گیا۔

بل پر بحث کے دوران اقلیتی اراکین قومی اسمبلی نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ اس ترمیم سے غیر مسلم اقلیتیں متاثر ہوں گی' مسیحی اقلیت شروع سے ہی اس قانون کی زبردست مخالف و معاند ہے۔ شکایت یہ ہے کہ اس سے اقلیتیں عدم تحفظ کا شکار ہوئی ہیں۔ ان میں خوف و ہراس پھیلا ہے۔ یہ قانون اقلیتوں کے سروں پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے۔ ان کے بنیادی حقوق پر زد پڑتی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وزارت مذہبی امور میں شاتم رسول کے لئے سزائے موت کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے اعتراضی خطوط ملتے رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض حلقوں کی طرف سے مجھے چٹھی موصول ہوئی ہے کہ میں عیسائی لٹریچر سے کچھ حوالے پیش کروں' جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا دوسرے پیغمبروں کی توہین پر سزا کا ذکر ہو۔

۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق عیسائی پاکستان کی سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ ان کی آبادی ۱۳۱۰۴۲۶ تھی۔ ۱۲۷۶۱۹ کی تعداد والے ہندو دوسری بڑی اقلیت ہیں۔ قادیانی ۱۰۴۲۴۴ اور چوتھی بڑی اقلیت پارسی ۷۰۰۷ تھے۔ ہندو اکثریت سندھ میں رہتی ہے۔ خاموشی پسند اور باعمل اقلیت ہیں۔ اپنی ریشہ دوانیوں و سیسہ کاریوں اور تخریبی سرگرمیوں کی مدد سے مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش میں تبدیل کروانے کے بعد سندھ میں حسب منشاء و معمول بچے کھچے پاکستان کی جڑیں کاٹنے میں بلا روک ٹوک مصروف کار ہیں اور کسی کام سے سروکار نہیں رکھتے۔ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھتے ہی نہیں۔ قلیل التعداد پارسی زیادہ تر کراچی میں ہیں۔ عیسائی اکثریت پنجاب میں رہتی ہے۔ لے دے کے یہی ایک غیر مسلم گروہ ہے جو ہر اقلیتی معاملہ میں پیش پیش اور سرگرم عمل ہے۔ انہیں دعویٰ بھی ہے کہ ہم ایشیائی ممالک میں ۳ فیصد ہونے کے باوجود اثر و نفوذ کے لحاظ سے کہیں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

عیسائی' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے جبکہ تمام سابقہ انبیاء کو سچے اور برحق ماننا اسلامی عقائد کا اہم جزو ہے۔ اندریں حالات عیسائی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا ہر ایک نبی بدرجہ غایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سطح کا ہی قابل تکریم ہوتا ہے۔ بس یہ ہے وہ لطیف نکتہ جو ہمارے مطالعہ کا مرکز و محور ہے۔

مسیحی سیاسی لحاظ سے فعال ہیں۔ متوازن قوت ہیں۔ حزب اقتدار و حزب مخالف دونوں کے نزدیک ان کی اہمیت مسلمہ ہے۔ چنانچہ ان کے ووٹ حاصل کرنے کی غرض سے دونوں پارٹیاں انہیں زیادہ سے زیادہ حقوق و مراعات اور سہولتوں کی پیشکش کرتی رہتی ہیں۔ خواہ ان سے قرآن کریم کے صریح احکام کی خلاف ورزی یا وطن عزیز کی بدنامی ہی کیوں نہ ہو۔ برطانیہ اور امریکہ کی بنیاد پرست مسیحی طاقتیں پاکستان کی مسیحی اقلیت کی پشت پر ہیں۔ عیسائی رہنما تیز اور ہوشیار ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر اقوام متحدہ کو اپروچ کر لیتے ہیں ("شاداب" مارچ ۱۹۹۳ء صفحہ ۲۴) بنابریں حوصلہ مند ہیں اور ارباب اقتدار کے دلوں کے نرم گوشے ان کے لئے ہمیشہ وا رہتے ہیں۔

یہ ہیں وہ حالات و شواہد جن کی شہ پر عیسائی پاکستان کی بے باک' نڈر' منہ زور' دیدہ دلیر' دریدہ دہن' نتائج و عواقب سے بے نیاز اور بے لگام اقلیت ہیں۔ جو جی چاہے کہتے' جو دل میں آئے لکھتے ہیں' جو من بھائے کرواتے ہیں۔ نفاذ اسلام کی اہم کوشش شریعت بل کو ملائیت' بنیاد پرستی' شرارت بل اور اکاس بیل قرار دیتے ہیں (مسیحی ماہنامہ "

کاریتاس" لاہور اگست ۱۹۹۳ء ص۲۱) یہ لوگ آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات کی مقدور بھر مخالفت کرتے ہیں۔ مہنگے کانفرنس ہالوں میں اس کے خلاف جلسے منعقد کرتے، بارہا پروپیگنڈہ کے طومار باندھتے اور سیکڑوں حاضرین کی خاطر تواضع کرتے ہیں("شاداب" اگست ۸۹ء) بلند پایہ ہوٹلوں کے اندر پاکستان میں آئینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور انسانی حقوق کے بحران پر سیمینار منعقد کرتے ہیں("شاداب" مئی ۹۳ء صفحہ ۲۴)۔

کتنی فارغ البالی، فراغت اور آسودہ حالی سے بہرہ ور ہے یہ اقلیت!

مسیحی پریس احادیث پاک، قرآن مجید، اسلامی احکام اور تصور خدا پر کھلے بندوں حملے کرتا اور ان کا مذاق اڑاتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے۔

"لیکن آپ کے دوزخ میں بھی ہمارے لئے گنجائش نہ ہوگی۔ اس میں آپ کے اللہ میاں براجمان ہوں گے۔" (مسیحی ماہنامہ "کلام حق" گوجرانوالہ اگست ۹۳ء صفحہ ۱۲) پر قرآن کی پہلی الہامی غلطی جبرئیل نے کروائی کہ خدا تین ہیں(سورۃ نساء آیت۱۷۱) اور معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا جبرئیل ناخواندہ تھا۔ اس نے انجیل مقدس اور بائبل کو نہ پڑھا تھا ورنہ وہ ایسی غلطی نہ کرتا۔("کلام حق" اکتوبر ۹۲ء صفحہ ۱۰) تمہارا خدا اپنی ذات الٰہی کے ظہور و تجسم پر قادر ہے نہ وہ پیار بھرا آسمانی باپ ہے، نہ اس نے گنہگاروں کی نجات کا خود انتظام کیا تھا(ایضاً" ص۱۱) قرآن کے خدا نے گنہگاروں کی نجات کے لئے ایسا کوئی ٹھوس کام نہ کیا۔ یہ ایک انسان کی اپنی ذاتی خوش فہمی ہے کہ مذہبی رسومات ہماری نجات کا وسیلہ ہیں۔(ایضاً" ص۱۲) بائبل میں کی گئی فحش بیانوں کے دفاع میں تو کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن قرآن مجید میں سے فحش بیانات کی نشاندہی کرتے ہیں۔("کلام حق" مئی ۸۷ء ص۱۳)۔

عیسائی صحافی و مصنف ڈاکٹر ایل لوتھر کو اس کی انگریزی کتاب "اے لیمپ سپریڈنگ لائٹ" پر اسے صدارتی ایوارڈ ملا تھا۔ اس کتاب کے ص۲۰ پر مرقوم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بی بی آمنہ کی شادی کے ۱۸ماہ بعد پیدا ہوئے تھے۔ وہ گستاخ رسول روپوش ہے، اس کے خلاف مقدمہ آج تک زیر سماعت ہے۔

ایسے جرائم میں ملوث قوم کا ایک فرد مطالبہ کرتا ہے کہ سعودی حکومت پر بغیر کسی ڈر، خوف کے عالمی عدالت میں مقدمہ دائر کروانے کا بندوبست کردیں۔("شاداب" اگست ۹۰ء صفحہ ۱۵)

اتنا کچھ کرکے دھمکیاں دیتے ہیں۔ استحکام پاکستان بلکہ بقائے پاکستان کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔("شاداب" فروری ۹۲ء صفحہ ۵) خدانخواستہ پاکستان کی بقاء اور سالمیت اور استحکام سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔("شاداب" مئی ۹۲ء ص۵) شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے سلسلہ میں سلیم کھوکھر ایم پی اے سندھ نے دھمکی دی کہ پاکستان میں بوسنیا ایسے حالات پیدا ہوجائیں گے۔("نوائے وقت" ملتان ۳/نومبر ۹۲ء) خیال رہے کہ مسیحی کل آبادی کا صرف ۱٫۵۶ فی صد ہیں۔ گستاخ رسول اور شناختی کارڈ کے ضمن میں الفاظ بڑے واضح اور واشگاف ہیں۔ اجتماع میں دھمکی دی گئی کہ اس نٹ امریکی شہر لاس اینجلس کی طرح کالے اور گورے کے مابین ہونے والے فسادات پاکستان میں بھی ہوسکتے ہیں اور جنگ جیسی صورت حال پیدا ہوسکتی ہے۔("شاداب" اگست ۹۲ء صفحہ ۲ بحوالہ جنگ) "شاداب" جولائی ۹۰ء کے ٹائٹل پیج پر ایک نازک پھول دار پودا دکھایا گیا ہے۔ ایک مضبوط بوٹ اس پودے سے دور اوپر ہے۔ دوسرے سین میں پودا بوٹ تلے ذرا جھک گیا ہے۔ تیسرے منظر میں مضبوط بوٹ زمین پر براجمان ہے جب کہ پودا اس بوٹ اور پاؤں کو پھاڑ کر اوپر نکل آیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ عیسائی بھائیوں کے ذہن میں عصمت و عزت رسول کا کسی بھی درجہ کا تصور قطعاً نہیں ہے۔ تو اس پر سزا کا سوال کیسا اور کہاں کا؟ یعقوبؑ کے بیٹے یہوداہ نے لاعلمی میں اپنی بہو کو فاحشہ عورت سمجھ کر اپنی مہر، بازوبند اور لاٹھی دے کر اس سے مباشرت کی۔ حمل کا بھید کھلا تو یہوداہ نے کہا اسے باہر نکال لاؤ تاکہ جلائی جائے۔ اس نے کہلا بھیجا یہ حمل اسی شخص کا ہے جس کی یہ چیزیں ہیں تو بات آئی گئی ہوگئی(بائبل کی کتاب پیدائش باب۳۸) داؤد شاہی محل کی چھت پر ٹہلتے وقت ایک نہاتی ہوئی شادی شدہ پڑوسن کو دیکھ کر اس پر فریفتہ ہوگیا اور اسے بلاکر اس سے ہم بستری کی۔(۲۔سیموئیل باب۱۱) ازروئے شریعت داؤد کے اس جرم کی سزا موت تھی(احبار۲۰/۱۰) سلیمانؑ بڑھاپے میں اپنی بت پرست بیویوں کے ترغیب دلانے پر بت پرستی اختیار کرلی تھی(اول سلاطین باب۱۱) حالانکہ ازروئے تورات اس کی بیویوں اور اسے قتل کردیا جانا چاہئے تھا(استثنا باب۱۳)۔

مذکورہ بالا اقتباسات مسیحی جرائد اور بائبل سے لئے گئے ہیں۔ عیسائیت سے دلچسپی رکھتے ہوئے ۴۰برس بیت چکے ہیں۔ عیسائیوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں۔ ان کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اب ۸برس سے ماہنامہ "المذاہب" نکال رہا ہوں۔ جب یہ پرچہ چھپتا ہے تو مجھے پلندوں کے حساب سے گالیاں آتی ہیں۔ میری تحریروں کے رد میں تو کچھ نہیں لکھ سکتے۔ لیکن قرآن مجید، اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جی بھر کر زہر اگلتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ حرکات پڑھے لکھے افراد کی ہیں۔ کوئی عیسائی جتنا تعلیم یافتہ ہوگا اتنا ہی زبان دراز، منہ پھٹ اور گستاخ ہوگا۔ اور اگر وہ مرتد مسلمان تھا تو اس کے پاس مغلظات بکنے کا خصوصی سرٹیفکیٹ سمجھ لیجئے، جو میرے پاس بطور سند محفوظ ہیں۔

القصہ میں نعمت احمر، طاہر اقبال اور گل مسیح ایسوں کے بارے میں خصوصیت سے کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں لیکن شاید یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوگیا ہوں کہ گستاخ رسول کے جرم کا ارتکاب مسیحی قوم کے مزاج کا عین خاصہ ہے اور یہ عبارت ان لوگوں سے بعید نہیں ہے۔

جن لوگوں کی کتاب مقدس خدا کو "دغا دینے والا" (یرمیاہ ۲۰:۷) اور "بے وقوف" ہونے کی تعلیم دے ان سے کسی انسان، خواہ وہ کتنا ہی مقدس کیوں نہ ہو، کی عزت و تکریم اور عصمت و عفت کی توقع رکھنا عقل و خرد کے متعلقات میں سے نہیں ہے۔

عیسائی، مسیح کو خدا، عین خدا، بالکل ٹھیک خدا اور خالق کائنات خدا مانتے ہیں۔ عیسائیت مسیح پوجا کا مذہب ہے۔ عیسائی خود، اپنے مسیح خداوند کو دیوانہ، ابلا ہوا انڈا، جہنم میں جلنے والا شیطان، فاتر العقل یا اس سے بھی کوئی گھٹیا شے، احمق، تھوکنے کے قابل اور بھوت پریت لکھ سکتے ہوں۔ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق کیا کچھ نہیں کہہ ڈالیں گے۔

یعنی مسیحی، مسیح سے متعلق ہر قسم کے گرے پڑے الفاظ استعمال کرنے میں کوئی جھجک اور عار محسوس نہیں کرتے۔ مسیح کو عام انسان یا غیر تخلیقی اور تخیلاتی ہستی ماننے والوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ حاصل مطلب یہ کہ عیسائیوں کے ہاں گستاخ مسیح کا کوئی پیمانہ یا واضح تصور نہیں ہے۔ مغربی دنیا میں گستاخ مسیح کا قانون شاید یہودیوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہودی مسیح کو نہیں مانتے۔ روایتی یہودی عقیدہ ان کی حدیث و روایات کی کتاب "تالمود" میں اس طرح ہے۔

"پینتھر نامی رومی سپاہی کے ناجائز بیٹے کی حیثیت سے پیدا ہوا۔ یسوع(یونانی یشوع) جادو کا کام کرتا تھا۔ داناؤں کا مذاق اڑاتا تھا۔ لوگوں کو بہکاتا اور انتشار پھیلاتا تھا۔ اپنے گرد پانچ شاگرد اکٹھے کئے۔ عید فسح کی شام کو پھانسی پر لٹکایا(صلیب دیا) گیا۔" (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۹۴۷ء جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۵ کالم۲) یہی وجہ ہے کہ "تالمود" عیسائیوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ موقع ملنے پر اسے جلانے سے بھی نہیں چوکتے رہے۔

قارئین کرام اب خوب سمجھ چکے ہوں گے جب مسیحی بھائی کہتے ہیں کہ گستاخ رسول کے قانون سے "ہم عدم تحفظ کا شکار ہوگئے ہیں، ہم میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے، یہ قانون ہمارے سروں پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے۔" تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ اس وقت ان کے دلوں میں چھپا ہوا چور بول رہا ہوتا ہے۔

ہاں! گستاخ رسول کے قانون کے خلاف ان کا واویلا ٹھیک ہی تو ہے۔

اگر ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ کہنا نہیں ہے تو ایسے لاکھ قوانین بنتے رہیں انہیں غم کاہے کا ہے؟ انہوں نے شور مچا مچا کر آسمان سر پہ کیوں اٹھا رکھا ہے؟

بات سیدھی اور صاف ہے۔ چور کی داڑھی میں تنکا۔ ملک میں دیگر اقلیتیں بھی تو بستی ہیں متاثرین اور شکایت کنندگان یہی کیوں ہیں؟

کہتے ہیں کہ گستاخ رسول کے قانون سے ہمارے بنیادی

حقوق پر زد پڑتی ہے۔ خدا کے بندو ایک ارب سے زائد لوگوں کی محبوب ترین ہستی کی شان میں کچھ کہنا اور ان کے پیروکاروں کے دل دکھانا کہاں کا بنیادی حق ہے؟ یہ کس کتاب میں لکھا ہے؟ کیا ان میں کوئی بھی رجل رشید نہیں ہے؟

حق تو یہ ہے کہ گستاخ رسول کا قانون مسیحیوں کے لئے ڈھال اور رحمت ہے کہ اگر کوئی ان پر جھوٹا الزام لگائے اور بہتان تراشی کرے تو اس کیس کو عدالت میں لے جایا جاسکے۔ جہاں ملزم آزادی سے اپنی صفائی پیش کرسکے۔ دوسرے یہ کہ مسلمانوں کے لئے بھی یہ قانون روک ہے کہ وہ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ اگر خدانخواستہ انہیں کسی شخص کے بارے میں ایسی شکایت ہو تو وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور انصاف اور دادرسی طلب کریں۔ اگر یہ قانون نہ ہو تو صاف ظاہر ہے کہ انارکی پھیلے گی اور ہر شخص کو جج کی کرسی پر بیٹھنے کا نام نہاد لائسنس حاصل ہوگا اور تارا مسیح جلاد کا کردار ادا کرنے کی بھی آزادی ہوگی۔

کہتے ہیں کہ اسلام تعزیر کا مذہب نہیں ہے۔ سلامتی اور اس کی ترغیب دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مجسم عفو اور رحمت عالم تھے۔ بھلے لوگو! جرم کرکے معافیاں مانگنے اور درگزر کے انتظار کے جھمیلوں میں کیوں پڑتے ہو؟ تم یہ جرم کرنے سے بچتے کیوں نہیں ہو؟ کہ عفو محمدی کو اپیل کرنے کی نوبت ہی پیش نہ آئے۔

زمانہ گستاخ رسول کے قانون کی ضرورت کا شاہد ہے۔ نام نہاد مسلمانوں میں پاکستان سے عبدالروف لوتھر' ڈاکٹر اختر حمید خان' بنگلہ دیش کی تسلیمہ نسرین اور برطانیہ کا رسوائے زمانہ ملعون رشدی اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

گستاخ رسول کے تحت عیسائیوں ہی کا پکڑا جانا معنی خیز ہے اور اس امر کا زندہ اور ناقابل تردید ثبوت ہے کہ اس قانون کا بالکل صحیح اور جائز استعمال ہو رہا ہے کیونکہ (جیسا کہ عیسائی دعویٰ ہے) اگر اس قانون کی آڑ میں اقلیتوں سے دشمنی لینا مقصود ہو تو ہندو مسلم دشمنی کے تاریخی اور حالیہ پس منظر میں ہندو سرفہرست ہیں لیکن اس قانون کے تحت آج تک کوئی بھی ہندو نہیں پکڑا گیا۔ جس کا مطلب ظاہر و باہر ہے کہ عیسائیوں کی دال میں ضرور کالا ہے۔

عیسائی رویہ بھی عجیب ہے۔ ایک طرف تو گستاخ رسول کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور دوسری طرف ان کا پرزور مطالبہ بھی ہے کہ دفعہ ۲۹۵۔ سی میں وہ کلاز شامل کرائی جائے جس کے تحت دیگر انبیائے کرام کے گستاخ کے لئے بھی سزائے موت مقرر ہو کیونکہ "دیگر انبیائے کرام کے خلاف گستاخی کی سزا مقرر نہ کئے جانے کی وجہ سے بعض رسائل و جرائد مسیحیت اور یسوع مسیح کی شان میں گستاخانہ لٹریچر شائع کرنے کا گستاخانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔" ("شاداب" اگست ۹۳ء صفحہ ۹)۔

عیسائی حلقوں میں ایسے بل کے چرچے ہونے لگے تو واحد اور اکلوتے گستاخ مسیح راقم الحروف (محمد اسلم راہ) نے انہیں سمجھایا بھلے مانسو! گستاخ رسول کی موجودگی میں گستاخ مسیح یا گستاخ انبیاء کی قطعی ضرورت نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت و عفت پر ایمان تمام انبیاء کرام کی عصمت و عفت کی گواہی ہے۔ گستاخ مسیح کا مطلوبہ بل پاس ہوجانے کی صورت میں بائبل اور مسیحیوں کا مقام اچھی طرح سوچ سمجھ لو ("المذاہب" اکتوبر ۱۹۹۳ء صفحہ ۴۴) مقام شکر ہے کہ یہ اشارہ ان کی سمجھ میں آگیا اور مجوزہ بل کا تذکرہ ختم ہوگیا۔

البتہ ہم مندرجہ ذیل مسیحی موقف کے زبردست حامی ہیں اور اس کی پرزور حمایت و تائید کرتے ہیں۔ "اقلیتوں کے خلاف اس الزام کے بے جا استعمال کے خدشات دور کرنے کے لئے مزید کوئی ٹھوس اور واضح قانون سازی کی جائے۔ اقلیتوں کے خدشات دور کرنے اور مکمل تحفظ کا احساس دلانے کے لئے تفتیشی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر اس نوعیت کے مقدمات کے اندراج اور تفتیش میں انتہائی احتیاط غیر جانبداری مذہبی تعصب سے بالاتر ہوکر خوب چھان پھٹک کی ذمہ داری عائد ہوگی اور کسی شہری کو قانون اپنے ہاتھوں میں لے کر خود ہی مدعی' جج اور جلاد کا رول ادا کرنے کے رجحان کی بیخ کنی کرنی ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ زنا کے جھوٹے الزام کے لئے قذف کا الزام عائد کیا جاتا ہے تو شاتم رسول یا دیگر انبیاء کرام کے خلاف گستاخی سے متعلق جھوٹا الزام عائد کرنے والے شخص کے خلاف بھی موت کی سزا مقرر کی جائے کیونکہ جھوٹا الزام بھی گستاخی کے مترادف ہے۔ یوں بھی کوئی شخص کسی سے اپنی ذاتی دشمنی کی آڑ میں جھوٹا الزام لگاکر کسی کو قربانی کا بکرا بنانے کی جسارت نہیں کرسکے گا۔" ("شاداب" اگست ۹۳ء صفحہ ۹)۔

منجانب:۔ ورلڈ اسلامک فورم

امریکی عزائم اور اہل دین کی ذمہ داری

ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام امریکی عزائم کے خلاف پہلا علما کنونشن

عالم اسلام کے بارے میں امریکہ کے عزائم اور پاکستان کے داخلی معاملات میں بڑھتی ہوئی امریکی مداخلت کے خلاف ورلڈ اسلامک فورم نے علمائے کرام کے اجتماعات کے سلسلہ کا آغاز کردیا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا "علماء کنونشن" ۲۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی میں مولانا فداء الرحمن درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں کراچی کے مختلف حصوں سے علماء کرام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ العالی' خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان' مولانا اللہ وسایا' مولانا نظام الدین شامزی اور سید سلمان گیلانی نے خطاب کیا جبکہ مولانا محمد انور فاروقی نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ کنونشن کا آغاز قاری مفتاح اللہ صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا اور اس کے بعد ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کنونشن کے اغراض و مقاصد پر مشتمل مندرجہ خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

استقبالیہ کلمات

قابل صد احترام علمائے کرام' مشائخ عظام و راہ نمایان ملت!

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ'

میں ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے آپ سب بزرگوں کا شکر گزار ہوں کہ انتہائی مختصر نوٹس پر آپ حضرات اس اجتماع میں تشریف لائے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر سے نوازیں' آمین۔

حضرات محترم! آج کے اس علماء کنونشن کے دعوت نامہ سے آپ حضرات کو علم ہوچکا ہے کہ یہ اجتماع عالم اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے معاملات میں امریکہ کی بڑھتی ہوئی مداخلت اور اس کے روز افزوں منفی اثرات سے پیدا شدہ صورت حال کا خالصتاً دینی نقطہ نظر سے جائزہ لینے کے لئے منعقد کیا جارہا ہے اور اس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ اکابر اہل علم علمائے حق کی تاریخی روایات کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے اس نازک اور حساس مسئلہ پر شرعی اصولوں کی روشنی میں امت مسلمہ کی راہ نمائی کریں' تاکہ علماء اور دینی کارکن اس کی بنیاد پر اپنی آئندہ جدوجہد اور تگ و تاز کی راہیں متعین کرسکیں۔

راہ نمایان قوم! علمائے حق کی تاریخ شاہد ہے کہ امت مسلمہ کو اجتماعی طور پر جب بھی بیرونی قوتوں کی دخل اندازی اور سازشوں سے سابقہ پڑا ہے' علمائے امت نے آگے بڑھ کر ملت اسلامیہ کی راہ نمائی کی ہے۔ تاتاری یورش کے

خلاف شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی جدوجہد 'اکبر بادشاہ کے دین الٰہی کے خلاف حضرت مجدد الف ثانیؒ کا نعرۂ حق' مرہٹوں کی بڑھتی ہوئی یلغار کے مقابلہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کا فتوٰیٔ جہاد علمائے حق کی اسی جدوجہد کے سنگ ہائے میل ہیں' جو آج بھی اسلام کی بالادستی اور امت مسلمہ کی خود مختاری کی منزل کی طرف ہماری راہنمائی کرتے ہیں اور تاریخ کے اسی تسلسل کے ساتھ حال کا رشتہ جوڑنے کے لئے آپ حضرات کو اس کنونشن میں شرکت کی زحمت دی گئی ہے۔

زعمائے ملت! امریکہ جو اس وقت سب سے بڑی عالمی قوت اور اسلام کے خلاف کفر کی تمام قوتوں کا نقیب ہے' عالم اسلام میں دینی بیداری کی تحریکات کو سبوتاژ کرنے اور بے اثر بنانے کے لئے جو جتن کر رہا ہے وہ آپ جیسے اصحاب دانش و فراست سے مخفی نہیں ہیں' اور اس کے یہ مقاصد اب کسی پر پوشیدہ نہیں رہے کہ۔

○...عالم اسلام کے کسی ملک میں اسلامی نظریاتی حکومت قائم نہ ہونے پائے۔

○ـ کوئی مسلم ملک معاشی خود کفالت اور اقتصادی خود مختاری کی منزل حاصل نہ کر سکے۔

○...کوئی مسلم ملک ایٹمی توانائی سمیت دفاع کی کوئی جدید تکنیک میسر نہ کر سکے۔

○...عالم اسلام کے اتحاد اور سیاسی یکجہتی کی کسی جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار نہ ہونے دیا جائے۔

اس مقصد کے لئے نہ صرف دنیائے کفر کی تمام قوتیں بلکہ عالم اسلام کی سیکولر لابیاں اور لادین قوتیں بھی امریکہ کے ساتھ شریک کار ہیں۔ اسی طرح اسلامی جمہوریہ پاکستان کے داخلی معاملات میں امریکہ کی مداخلت بھی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ یہ مداخلت جو پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی' اب بڑھتے بڑھتے یہ کیفیت اختیار کر گئی ہے کہ پاکستان عملاً امریکہ کی نوآبادی بن کر رہ گیا ہے اور اس کی قومی زندگی کے کسی بھی شعبہ میں امریکہ کی رضامندی کے بغیر اعلیٰ سطح کا کوئی فیصلہ نہیں ہو پاتا۔ اس وقت عملی صورت حال یہ ہے کہ۔

○...امریکہ نے پاکستان کی امداد کو ۱۹۸۷ء میں جن شرائط کے ساتھ مشروط کیا تھا' روزنامہ جنگ لاہور (۵ر مئی ۱۹۸۷ء) میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق ان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روکنے کے اقدامات واپس لینے کے علاوہ اسلامی قوانین کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیتے ہوئے ان کے نفاذ سے باز رہنے کی شرائط بھی شامل ہیں' جن پر امریکہ بدستور قائم ہے اور پورا کرنے کے لئے مسلسل دباؤ ڈال رہا ہے۔

○...ماہنامہ محقق لاہور (دسمبر ۹۳ء) کے انکشاف کے مطابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے آخری دور میں شریعت آرڈیننس جاری کیا تو امریکی حکومت نے اس قدر سخت باز پرس کی کہ حکومت پاکستان کو اس پر عملدرآمد نہ ہونے کی یقین دہانی کرانا پڑی اور امریکہ کو سرکاری طور پر مطلع کرنے کے علاوہ دنیا بھر کے پاکستانی سفارت خانوں کو بھی ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ ان حکومتوں کو اس سے آگاہ کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی سرکاری طور پر منظور کرائے جانے والے شریعت بل میں قرآن و سنت کی بالادستی سے حکومتی ڈھانچے اور سیاسی نظام کو مستثنیٰ قرار دیئے جانے پر اسلام آباد میں متعین امریکی سفیر نے کھلم کھلا جس طرح اطمینان کا اظہار کیا' وہ اس سلسلہ میں امریکی پالیسیوں کے رخ کی واضح نشاندہی کرتا ہے۔

○ـ پاکستان کو ایٹمی توانائی کے حصول سے روکنے اور اپنے دفاع کے لئے خاطر خواہ انتظام کے شرعی اور جائز حق سے محروم کرنے کے لئے امریکہ جو کچھ کر رہا ہے' وہ آپ بزرگوں کے سامنے ہے اور پاکستان کو اقتصادی طور پر محتاج اور اپاہج بنائے رکھنے کی امریکی پالیسی روز روشن کی طرح واضح ہے۔

○...کشمیر کو تقسیم کر کے امریکی فوجی اڈہ بنانے کا منصوبہ منظر عام پر آچکا ہے اور امریکہ نے ایک طے شدہ پالیسی کے تحت پاکستان کی فوج کو صومالیہ میں الجھا کر وہاں کی مسلم آبادی سے پاک فوج کو لڑانے اور افریقی مسلمانوں میں پاکستان کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی راہ ہموار کی ہے اور اس کے اثرات بتدریج سامنے آرہے ہیں۔

ان حالات میں آپ بزرگوں کو زحمت دی گئی ہے کہ اسلام کی بالادستی' عالم اسلام کے اتحاد' مسلمانوں کی خود مختاری' مذہبی آزادی اور قومی وقار کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ کی راہنمائی فرمائیں اور دینی جماعتوں' علماء اور کارکنوں کے لئے ایک ایسا واضح لائحہ عمل متعین فرمائیں جو امریکی استعمار کے تسلط سے عالم اسلام اور پاکستان کی حقیقی آزادی کی جدوجہد کی دینی بنیاد ثابت ہو۔

میں ایک بار پھر تشریف آوری پر آپ سب بزرگوں کا شکرگزار ہوں' **فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔**

مولانا مفتی نظام الدین شامزی

اس کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے استاذ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزی نے خطاب کیا اور عالم اسلام کے حوالہ سے امریکہ عزائم کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ عوام اور دینی حلقوں کو اس سلسلہ میں بیدار کرنے کی ضرورت ہے اور علمائے کرام کو اس مقصد کے لئے سب سے اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی عالم اسلام میں اپنے ایجنٹوں اور لابیوں کے ذریعہ فکری انتشار پھیلا رہا ہوئے ہے' اسلام کے اجتماعی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے' دینی قوتوں کو منتشر رکھنا چاہتا ہے' کشمیر کو تقسیم کر کے وہاں اپنا فوجی اڈا قائم کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے' پاکستان کے آئین میں بنیادی تبدیلیاں کر کے اسے ایک سیکولر ریاست کی حیثیت دینے کے درپے ہے اور قادیانیت جیسے گمراہ گروہوں کی آبیاری کر رہا ہے۔ ان حالات میں اگر علماء نے اپنی ذمہ داری محسوس نہ کی اور مسلمانوں کو منظم و بیدار کرنے کی محنت نہ کی تو وہ اپنے دینی فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ افغانستان میں مستحکم اسلامی حکومت کے قیام میں رکاوٹ ہے' فلسطین میں تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے یاسر عرفات سے سازباز کر چکا ہے' صومالیہ میں اپنے استعماری مقاصد کے لئے پاکستان کی فوج کو استعمال کر رہا ہے اور عالم اسلام کے کسی ملک کو ایٹمی قوت کے طور پر نہیں دیکھنا چاہتا۔ یہ صورت حال علماء اور دانشوروں کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور انہیں آگے بڑھ کر اس سلسلہ میں امت مسلمہ کی راہنمائی کرنی چاہئے۔

مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کی طرف سے قادیانیوں کی پشت پناہی اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں امریکہ کی مداخلت کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ پاکستان کی طرح بنگلہ دیش اور دیگر مسلم ممالک میں بھی امریکہ اپنے مقاصد کے لئے قادیانیوں کو آگے بڑھا رہا ہے اور ان کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی عزائم کے بارے میں مولانا زاہد الراشدی نے جو تجزیہ کیا ہے وہ بالکل درست ہے اور وقت کی آواز ہے' اس لئے تمام دینی جماعتوں کو اس مہم میں ورلڈ اسلامک فورم کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

"علماء کنونشن" کے مہمان خصوصی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم نے خطاب کرتے ہوئے قرآن کریم کے اس ارشاد کا حوالہ دیا جس میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بنائیں اور جناب نبی اکرم ﷺ کا فرمان بیان کیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کو معلوم تھا کہ یہی دو گروہ آئندہ چل کر مسلمانوں کے خلاف فریق بنیں گے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی سازش کریں گے۔ اس لئے شروع میں ہی ان سے بچنے کی ہدایت فرما دی۔ لیکن ہم اس ہدایت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے آج یہودیوں اور عیسائیوں کے شکنجے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اس وقت عالم اسلام کے سب سے بڑے دشمن کے طور پر سامنے آیا ہے اور وہ مسلمانوں کو دینی اعتبار سے کچل دینا چاہتا ہے' اس لئے ہمیں امریکی سازشوں کے مقابلہ میں اپنے دینی تشخص کے تحفظ کے لئے جو کچھ بس میں ہو کر گزرنا چاہئے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو ایک بلبل اپنی چونچ میں پانی لے

کر آگ پر چھڑکتی رہی' اس کے اس عمل سے آگ نہیں بجھ سکتی تھی' لیکن اس کے جذبہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ محبت کا اس سے ضرور اظہار ہوتا ہے۔ ہمیں اس بلبل سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور نتائج سے بے نیاز ہو کر اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے اس مہم میں ہر ممکن حصہ ڈالنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی عزائم کو بے نقاب کرنے اور عالم اسلام کو اس کے خلاف منظم کرنے کے لئے خطباء کو زبان کی قوت' اہل قلم کو قلم کی قوت اور اہل مال کو مال کی قوت استعمال کرنی چاہئے اور ایک دوسرے سے تعاون کرکے مہم کو منظم کرنا چاہئے۔

مولانا محمد اجمل خان

خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان نے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اکابر نے انگریزی استعمار کا مقابلہ کیا اور اسے شکست دی۔ امریکہ بھی اس کا جانشین ہے اور انہی مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس لئے ہم اس کا بھی مقابلہ کریں گے اور عالم اسلام کے بارے میں اس کے مکروہ مقاصد کو پورا نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مغرب انسانی حقوق اور جمہوریت کی بات کرتا ہے لیکن اس نے دوہرا معیار اختیار کر رکھا ہے۔ افغانستان کے عوام جب تک روس کے خلاف نبرد آزما تھے انہیں مجاہدین کہا جاتا تھا لیکن روس کے سامنے سے ہٹتے ہی اب افغان مجاہدین مغرب کی نظر میں دہشت گرد بن گئے ہیں اور امریکہ ان دہشت گردوں کی حکومت قائم ہونے میں مسلسل رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک نے بوسنیا' صومالیہ' فلسطین اور کشمیر کے بارے میں جو طرز عمل اختیار کر رکھا ہے' اس سے ان کی جمہوریت پسندی اور انسانی حقوق کی قلعی کھل گئی ہے اور وہ اب زیادہ دیر تک دنیا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی جمہوریت ایک غیر فطری نظام ہے' جس نے انسانی معاشرہ کو اخلاقی انارکی سے دوچار کر دیا ہے' اس لئے ضروری ہے کہ اسلام کے عادلانہ نظام کو دنیا کے سامنے لایا جائے۔

اظہار تشکر

ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے علماء کنونشن میں شرکت پر اکابر' علماء اور کراچی کے احباب کا جبکہ میزبانی کے فرائض سرانجام دینے پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں بالخصوص مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا محمد جمیل خان اور مولانا محمد انور فاروقی کا شکریہ ادا کیا۔

●●

دنیاپور شہر میں

نور محمد مجاہد لودھراں

"انجمن توقیر انسانیت" کی آڑ میں مرزائیت کا پرچار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیاپور کے امیر صوفی عنایت علی چوہدری کے تاثرات

چند روز سے "روز نامہ کارنامہ" لودھراں کی وساطت سے انجمن توقیر انسانیت کا نام مطالعہ میں آیا۔ اور کافی غور و خوض کے بعد معلوم ہوا کہ انجمن ہذا کا چیف آرگنائزر سلیم الدین ولد مشتاق قادیانی اور سینئر نائب صدر صادق ولد خدا بخش قادیانی ہے اور یہ انجمن ہذا قادیانیوں' مرزائیوں نے صرف اور صرف قادیانیت' مرزائیت کے پرچار کے لئے دیگر چند شہریوں کو ساتھ ملا کر یہ بے دینی کا ڈرامہ رچایا ہے۔ ان قادیانیوں' مرزائیوں "سلیم الدین۔ صادق" کا ماسوائے قادیانیت مرزائیت کے پرچار کے کوئی فلاح و بہبود اور ہمدردی انسانیت کا کوئی درد نہیں ہے۔ یہ انجمن صرف ناجائز ہتھکنڈوں سے سرکاری ملازمین و افسران کو درخواست بازی و مقدمہ بازی کی آڑ لے کر بلیک میل کرکے اپنے ناپاک مذموم عزائم کی تکمیل کرتی ہے۔ انجمن ہذا کا چیف آرگنائزر سلیم الدین کے اہل خاندان کے خلاف تھانہ دنیاپور میں قادیانیت' مرزائیت کے پرچار پر اسلام صدارتی آرڈیننس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر مقدمات بجرم سی/ ۲۹۸ء رجسٹرڈ ہوئے۔ جن کی سماعت آج تک ملتوی ہے اور اسی طرح انجمن ہذا کے سینئر نائب صدر صادق قادیانی کے خلاف تھانہ سٹی دنیاپور میں اسلامی صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر دو مقدمات ۹۳/۲۱ ایف آئی آر ۹۳/۲۲ بجرم سی/۲۹۸ رجسٹرڈ ہوئے۔ مگر آج تک اس کی گرفتاری عمل میں نہ آئی ہے۔ محکمہ پولیس اور عدالت نے صادق قادیانی کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ انجمن ہذا کے چیف آرگنائزر سلیم الدین قادیانی کے اہل خاندان۔ اشفاق قادیانی۔ صدیق قادیانی۔ شفیق قادیانی کے خلاف بھی اسلامی صدارتی آرڈیننس مجریہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر مقدمات بجرم سی/۲۹۸ تھانہ دنیاپور میں رجسٹرڈ ہوئے۔ جن کی سماعت بھی ملتوی ہے۔ اسی طرح سلیم الدین کے اہل خاندان۔ منیر قادیانی۔ ارشد قادیانی کے خلاف بھی تھانہ دنیاپور میں اسلامی صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر بجرم سی/ ۲۹۸ مقدمات رجسٹرڈ ہوئے ان کی سماعت بھی التوا کا شکار ہے نیز اس کے علاوہ دنیاپور شہر میں ان قادیانی' مرزائیوں کی وجہ سے قادیانیت اہل اسلام کو قدم بقدم گمراہ کرنے کے لئے ہمہ تن متوجہ رہتی ہے اور اس تمام تر خباثت کا ذریعہ سلیم الدین قادیانی۔ صادق قادیانی مرزائی ہے جو کہ مقامی انتظامیہ ضلعی انتظامیہ کو ناجائز اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعے بلیک میل کرکے مفاد حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی سرکاری اہل کار یا آفیسر صاحبان ان کی ناجائز بات نہ مانتا ہو تو یہ اپنی ناپاک مذموم خباثت۔ درخواست بازی۔ مقدمات من گھڑت بنا کر پریشان کرکے اپنے ناجائز مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے خلاف اور ان کے اہل خاندان کے خلاف جو بھی مقدمات اسلامی صدارتی آرڈیننس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء بجرم سی/ ۲۹۸ تھانہ دنیاپور میں رجسٹرڈ ہوئے وہ ان کی بلیک میلنگ کی وجہ سے عدالتوں میں التواء کا شکار ہیں۔ اور جبکہ صادق قادیانی جو کہ تھانہ سٹی دنیاپور میں دو مقدمات ایف آئی آر نمبر ۹۳/۲۱۔ ۹۳/۲۲ بجرم سی/۲۹۸۔ اسلامی صدارتی آرڈیننس میں اشتہاری ہو چکا ہے۔ مقامی پولیس اس معاملہ میں بالکل بے بس و بے کس ہے۔ وہ اس دین کے دشمن کو جرم کرنے کی صورت میں گرفتار کرنے کی بجائے اسے اشتہاری ملزم قرار دے کر اسے موقع مہیا کرتی ہے کہ وہ جرم کرنے کے ساتھ ساتھ گرفتار نہ ہو کر اشتہاری ہو کر کھلم کھلا قادیانیت' مرزائیت کا پرچار کرتا پھرے جبکہ یہ ہونا ضروری تھا کہ قانون کی بالادستی کے لئے مجرم و جرم کرنے والا کوئی بھی ہو۔ اسے درج مقدمات میں فی الفور گرفتار کرکے بمطابق قانون قرار واقعی سزا دلوائی جاتی کہ آئندہ دنیاپور شہر میں سلیم الدین ولد مشتاق قادیانی صادق ولد خدا بخش قادیانی یا ان کے اہل خاندانوں کے کسی فرد کو قادیانیت مرزائیت کا پرچار کرنے کی جسارت نہ ہوتی۔ مگر ایسا نہ ہوا ہے بلکہ مقامی پولیس کی بے حسی کی وجہ سے دنیاپور شہر میں ان کی توصلہ

افزائی ہوئی ہے جبکہ ان کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے تھی تاکہ اہل اسلام ان کے ناپاک عزائم سے بچ سکیں۔ ساتھ ساتھ ایک اور پہلو کی طرف کی نشاندہی کرتا چلوں کہ دنیا پور شہر جو کہ تمام مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے یہاں سابقہ حکومتوں میں دنیا پور کے قادیانیوں مرزائیوں کو اشٹامپ فروشی کے لائسنسوں سے نوازا گیا۔ یہاں تک کہ ایک گھرانے کے تین افراد انور قادیانی' منور قادیانی' بشیر قادیانی پسرم منیر قادیانی کو یکے بعد دیگرے اشٹامپ فروشی کے لائسنس دیئے گئے۔ اور یہی گھرانہ اسلامی صدارتی آرڈیننس مجرم سی/۲۹۸ کے مقدمات میں ملوث ہے۔ مگر ان سب کی اسلام دشمنی کے باوجود ان قادیانیوں مرزائیوں کو بار بار اشٹامپ فروشی کے لائسنس جاری کرکے قادیانیت' مرزائیت کے فروغ کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ مسلمانان دنیا پور و علاقہ دنیا پور پر ان قادیانیوں مرزائیوں کو سوار کروایا گیا۔ ایسی صورتحال سے یہ قادیانی مرزائی اشٹامپ فروشی کی آڑ میں اسلامی صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کررہے ہیں اور اسی آڑ میں قادیانیت مرزائیت کا پرچار بھی بدستور کررہے ہیں۔ اب تو یوں محسوس ہو رہا ہے کہ دنیا پور کو ایک گھناؤنی سازش کے تحت قادیانیت مرزائیت کے لئے "ربوہ ثانی" بنادیا گیا ہے۔ اس تمام حالات و واقعات کا ذمہ دار سلیم الدین ولد مشتاق قادیانی صادق ولد خدا بخش قادیانی ہے۔ وہ مقامی ضلعی آفیسران صاحبان و ملازمین کے خلاف درخواست بازی و مقدمہ بازی کرکے اپنی خباثت (قادیانیت' مرزائیت کے پرچار) کو فروغ دے رہے ہیں۔ اور مقامی و ضلعی آفیسران ان کی کسی بھی خباثت پر نظر نہیں رکھ رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کو اپنی خباثت پھیلانے کا موقع ہمہ وقت میسر رہتا ہے۔ ہمہ وقت اسلام دشمنی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

انجمن ہذا کا چیف آرگنائزر سلیم الدین ولد مشتاق قادیانی نے ایک پرائیویٹ اسکول "نور پبلک اسکول" دنیا پور میں کھول رکھا ہے جس میں یہ منحوس قادیانی معصوم بچوں کے صاف شفاف ذہنوں پر اپنی خباثت نقش کرتا ہے۔ یہ بھی اسلامی شعائر اسلامی صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔ اس قادیانی کی بیوی گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول دنیا پور میں ٹیچر ہے۔ اسکول ہذا میں اس کی خباثت سے ہمہ وقت انتشار ہے گزرے سال دنیا پور کے اسی اسکول میں اس کی ہی رشتہ دار ٹیچرز نے کلمہ طیبہ غلط پڑھایا۔ مگر ان کی اس خباثت کا نتیجہ بھی ان کا شاطرانہ بازی و خباثت کی نذر ہو گیا۔

لہٰذا اندریں حالات و واقعات کی روشنی میں میں صوفی عنایت علی چوہدری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا پور مقامی انتظامیہ ضلعی انتظامیہ ڈویژنل انتظامیہ صوبائی حکومت کی خدمت میں چند مطالبات مسلمانان دنیا پور علاقہ دنیا پور کی طرف سے پیش کرتا ہوں کہ سلیم الدین ولد مشتاق قادیانی صادق ولد خدا بخش قادیانی جو کہ نام نہاد انجمن توقیر انسانیت کے چیف آرگنائزر اور سینئر نائب صدر بنے بیٹھے ہیں کی ہر قسم کی خباثت و حرکات و سکنات پر کڑی نظر رکھی جائے۔

ان کی طرف سے سرکاری ملازمین و افسران صاحبان۔ دنیا پور کے شہریان علاقہ دنیا پور کے رہائشی عوام الناس کے خلاف سرکاری اداروں' عدالتوں میں درخواست بازی و مقدمہ بازی پر کوئی نوٹس نہ لیا جائے اور ان کی بلیک میلنگ سے بچایا جائے اور ان کی خباثت سے ملازمین آفیسران صاحبان دنیا پور شہر و علاقہ دنیا پور کے عوام الناس کو بچایا جائے۔ نیز ان کی درخواست و مقدمہ بازی (بلاوجہ) کی وجہ سے کوئی بھی آفیسر دنیا پور آنے کو تیار نہیں ہے۔ ایسی صورتحال کی وجہ سے اور ان کی خباثت کی وجہ سے شہریوں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں علاوہ ازیں نام نہاد انجمن کی طرف سے کسی بیان پر کسی کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا جائے۔ وجہ یہ کہ یہ صرف اور صرف قادیانیت مرزائیت کا دوسرا نام "انجمن توقیر انسانیت" ہے۔

صادق ولد خدا بخش قادیانی کے خلاف جو مقدمات ۴۳/ ۴۱' ۹۳/ ۴۳ مجرم سی/۲۹۸۔ تھانہ سٹی دنیا پور میں رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ جن میں یہ قادیانی اشتہاری ملزم بھی قرار دیا جا چکا ہے کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور ایسے دین کے دشمن کے خلاف مقدمات کی سماعت جلد سے جلد کرکے اس کو بمطابق قانون قرار واقعی سزا دلوائی جائے تاکہ اس درخواست باز مقدمہ باز کی خباثت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو اور قانون کا بول بالا ہو۔

دنیا پور شہر میں قادیانیوں' مرزائیوں کو دیئے گئے اشٹامپ فروشی کے لائسنس فوری منسوخ فرمائے جائیں۔ تاکہ قادیانیت مرزائیت کی خباثت' اشٹامپ فروشی کی آڑ میں نہ چل سکے۔ (اشٹامپ فروشی پبلک ڈیلنگ کا معاملہ ہے) دیگر صورت میں مسلمانان کی آبادی میں اہل اسلام کو اشٹامپ فروشی کے لائسنس جاری فرمائے جائیں۔ یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ اس خاندان کے خلاف اسلامی شعائر' اسلامی صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر مقدمات تھانہ دنیا پور میں درج ہیں ایسی صورت میں بھی ان کے پاس اشٹامپ فروشی کے لائسنس نہیں ہونے چاہئیں۔

دنیا پور شہر کے قادیانیوں' مرزائیوں کے خلاف تھانہ دنیا پور میں درج مقدمات ایف آئی آر نمبر ۸۶/ ۴۳ سرکار بنام منیر قادیانی ۸۶/ ۸۸ سرکار بنام ارشد ولد منیر قادیانی ۸۷/ ۱۶۸ سرکار بنام اشفاق قادیانی صدیق قادیانی شفیق قادیانی ۹۳/ ۴۱ سرکار بنام صادق قادیانی ۹۳/ ۴۳ سرکار بنام صادق قادیانی مجرم سی/۲۹۸ کی سماعت فی الفور مجاز عدالت میں کروائی جائے اور ان مقدمات کے ملزمان کو بمطابق قانون قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔

انجمن توقیر انسانیت کے چیف آرگنائزر سلیم الدین ولد مشتاق قادیانی ایک پرائیویٹ اسکول "نور پبلک اسکول" دنیا پور پر فی الفور پابندی لگائی جائے کہ وہ اپنے ناپاک اڈہ پر مسلمانوں کے بچوں کو نہ پڑھا سکے۔ کیونکہ وہ دوران تعلیم قادیانیت مرزائیت کی خباثت معصوم ذہنوں پر ڈالتا ہے اس کا ایسا کرنا بھی اسلامی شعائر کی خلاف ورزی ہے نیز اس کی بیوی امتہ السلیم جو کہ گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول میں ٹیچرس ہے کو اسکول ہذا سے فی الفور تبدیل کیا جائے تاکہ اسکول ہذا کا ماحول درست ہو سکے۔

دنیا پور میں ایک اور انہی خاندانوں میں سے ایک خاندان اکرم قادیانی اشرف قادیانی وغیرہ ہے ان قادیانی گھرانوں نے اپنے ساتھ والے ایک مسلمان مرحوم و مغفور مستری علم الدین کے مکان پر جبری قبضہ کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ جبکہ متوفی مستری علم الدین جو کہ سنی العقیدہ مسلمان تھا مرحوم و مغفور نے اپنی زندگی میں مکان ہذا کو جامع مسجد پرانا بازار والی اندرون شہر کو اپنا ذاتی مکان ہدیہ کردیا تھا۔ مگر مرحوم و مغفور کی نیکی کو خاطر و خواہ نہ لاتے ہوئے ان ظالموں درندوں نے مکان پر زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر خداوند تعالیٰ نے ان کو ناکام و نامراد کیا۔ اس وقت کی مقامی انتظامیہ اور اس وقت کے ایم پی اے' ایم این اے صاحبان نے بھی ان قادیانیوں مرزائیوں سے ساز باز کرکے کوئی کارروائی نہ ہونے دی۔

آخر میں ضروری بات یہ ہے کہ مقامی انتظامیہ ضلعی انتظامیہ ڈویژنل انتظامیہ ان قادیانیوں مرزائیوں کی خباثت کے پیش نظر فی الفور تحریری حالات و واقعات کے تحت کارروائی کرے۔ اور دنیا پور شہر کو "ربوہ ثانی" بننے سے بچایا جائے۔ دیگر کسی صورت میں تمام ذمہ داری انتظامیہ کی ہوگی۔ ہم اپنا استحقاق محفوظ رکھتے ہیں نیز اگر مقامی انتظامیہ ضلعی انتظامیہ صوبائی حکومت برداشت کرے تو میں دنیا پور کے قادیانیوں' مرزائیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور ان کی مذموم حرکات و سکنات سے آگاہ کرتا رہوں گا اور مقامی انتظامیہ ضلعی انتظامیہ ڈویژنل انتظامیہ صوبائی حکومت پنجاب فی الفور ایکشن لے اسی صورت میں میری اور ان افسران صاحبان کی دنیا و آخرت اچھی ہو جائے گی انشاء اللہ۔

اعلان تعطیل

عید الفطر کی وجہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کے دفاتر بند رہیں گے۔ اس لئے آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہو گا قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں (ادارہ)

قادیانیوں کی شرانگیزیاں پورے ملک کے لئے خطرہ

کاالارم ہیں' مولانا اسماعیل شجاع آبادی

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ملک بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں' قمبر علی خاں سندھ میں قادیانیوں کی طرف سے مسجد میں بم کا دھماکہ' دفتر ختم نبوت لاہور کے سامنے ہوائی فائرنگ' مال روڈ پر جلوس اور جلوس میں اشتعال انگیز نعرہ بازی کو ملک عزیز میں خطرہ کا الارم قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا شر سلطان اور گکھڑ منڈی میں بم کے اسی سلسلہ کی کڑی معلوم ہوتا ہے۔ نیز قادیانیوں نے ایک منصوبے کے تحت ملک بھر ہائی پاور کے ڈش انٹینا (جن سے پاکستان ٹیلی ویژن کی نشریات جام ہو جاتی ہیں) لگا کر مسلمانوں کے جذبات و احساسات سے کھیلنے اور ملک میں امن و امان اور عدم استحکام پیدا کرنے کی سازش کی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ آئین پاکستان کے مطابق قادیانیوں کی ناجائز تبلیغی و تخریبی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ بصورت دیگر مسلمانان پاکستان فیصلہ کن تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔

اسٹیل مل حساس ادارہ ہے وہاں قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی

جمعہ کے اجتماع سے مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب کا ولولہ انگیز خطاب

حضرت مولانا سید حافظ محمد صادق شاہ خطیب اعلیٰ و سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن نے اپنے خطبہ جمعہ سے قبل تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل قادیانی گروہ نے پاکستان اسٹیل جیسے حساس ادارہ میں پھر قادیانیت کی تبلیغ اور فتنہ قادیانیت کا لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ سراسر آئین و قانون کی خلاف ورزی ہے جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہماری ایک میٹنگ جناب چیئرمین صاحب پاکستان اسٹیل کے ساتھ ہوئی جس میں جناب جنرل صاحب نے فرمایا تھا کہ کوئی جھگڑا مذہبی اور دینی نہیں ہونا چاہئے ہم اس پر پابند ہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم خاموش ہو جائیں اور قادیانی آئین و قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تبلیغ شروع کر دیں۔ جناب محمد صادق شاہ صاحب نے فرمایا کہ آج میں انتظامیہ پاکستان اسٹیل و سول انتظامیہ سے گزارش و اپیل کرتا ہوں کہ اگر آپ قرآن و حدیث کی رو سے نہیں تو کم از کم اپنے ملک و سپریم کورٹ کے فیصلے کا تو احترام کرائیں کیونکہ آج ایسا وقت ہے کہ جو چیز آئین و عدالت عالیہ کے ذریعہ منوائی جاسکتی ہے وہ قرآن پاک و شریعت کی رو سے ہم نہیں منوا سکتے لہٰذا آئین میں اگر قادیانی مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہے تو ان کو اجازت ہونی چاہئے ورنہ آئین و عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق ان پر پابندی لگائیں جو قادیانی اس کی خلاف ورزی کریں آئین کے مطابق قادیانیوں کو سزا دیں جناب شاہ صاحب نے فرمایا قادیانی مذہب کے خلاف تقریر کرنا اور ان کے خلاف مہم چلانا کوئی سیاسی و اختلافی مسئلہ ہرگز نہیں بلکہ یہ ختم نبوت کا اجماعی مسئلہ ہے ہرگز ہرگز اس کو سیاسی و اختلافی نہ بنایا جائے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام عوام و خواص اس مسئلہ میں متفق ہیں انہوں نے کہا کہ آپ بتائیں کہ والدین بھائی بیٹے بیوی رشتے دار اقارب کا حق زیادہ یا جناب رسول اللہ ﷺ کا حق زیادہ ہے؟ تو حاضرین جمعہ نے باآواز بلند کہا کہ حضور اکرم ﷺ کا حق زیادہ تو اس پر جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کے والد صاحب یا بھائی بچوں کی توہین کرے تو کیا وہ اس کو برداشت کرے گا تو سب نے کہا نہیں تو شاہ صاحب نے فرمایا پھر ذرا قادیانی نے حضرت محمد ﷺ کی توہین کی ہے اور آج سب قادیانی جناب رسول اللہ ﷺ کی توہین کرتے ہیں تو پھر آپ نے اس کو کیوں برداشت کیا ہوا ہے معلوم ہوا کہ کامل محبت جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ تمام قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کریں اور شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں کیونکہ ان کی دس فیصد رقم آمدنی اشاعت قادیانیت پر خرچ ہوتی ہے اگر محب رسول ﷺ ہو تو قادیانیت سے مکمل بائیکاٹ کرنا پڑے گا ورنہ کل قیامت کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے حق دار نہیں ہوگے اس پر ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ لیور برادرز یہودیوں کی کمپنی ہے کیا اس کا بائیکاٹ کریں تو جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ قادیانی اور یہودی نصرانی میں زمین آسمان کا فرق ہے مثلاً" ایک آدمی مردار کا گوشت مردار کہہ کر کے فروخت کرتا ہے لیکن ایک آدمی مردار کو حلال جانور کا گوشت کہہ کرکے فروخت کرتا ہے۔ تو اس سے زیادہ کون بدترین ہے تو سب نے کہا کہ جو مردار کو حلال کہہ کرکے فروخت کرتا ہے تو فرمایا کہ یہی فرق ہے قادیانی اور یہودی میں کہ یہودی اپنے آپ کو یہودی کہلاتا ہے اور قادیانی مرتد ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کو مسلم کہلاتا ہے جو کہ جھوٹ اور غلط ہے جس سے اسلام کو بہت زیادہ خطرہ ہے چنانچہ یہ اسلام کی آڑ میں حضور اقدس ﷺ کی گستاخی کرتے ہیں لہٰذا میں کشتی نوح کتاب اور دیگر قادیانی کتابوں کا حوالہ دیتا ہوں اگر یہ ثابت نہ ہوں تو میری سزا پھانسی ہے ورنہ پھر قادیانی مرزا پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا قادیانیوں کو حق انسانیت نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں اگر کوئی غیر مسلم اسلامی ملک میں ذمی بن کر رہے اور اسلامی ملک کے قوانین کی پابندی کرے تو اسلامی قانون کے مطابق ان کو حق ہے اور حق انسانیت دیا جا سکتا ہے لیکن قادیانی کو نہیں کیونکہ یہ اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھتے نہیں بلکہ یہ نہ صرف غیر مسلم بلکہ مرتد واجب القتل ہیں آخر میں شاہ صاحب نے پرزور اپیل کی کہ آپ تمام مسلمان ختم نبوت کے کام میں ہر طرح کا تعاون کریں بالخصوص عطیات' صدقات و زکوٰۃ و صدقۃ الفطر سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پرانی نمائش کے دفتر میں پہنچائیں اگر کوئی وہاں نہیں جا سکتا تو یہاں ہمارے پاس جمع کرائیں اور رسیدیں وصول کریں اور جہاں جہاں قادیانی کوئی رہتا ہے اس کا نام اور عہدہ مکان نمبر لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تاکہ جو میری بات انتظامیہ سے چل رہی ہے ان کو لسٹ پیش کر دوں اور انتظامیہ پاکستان اسٹیل ان کو قادیانیت کی تبلیغ سے روک دے اور تمام علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ بھی آگے بڑھیں اور ختم نبوت کے کام میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ جناب شاہ صاحب نے فرمایا جب تک انشاء اللہ زندہ ہوں قادیانی کے لئے انشاء اللہ موت کا سبب ہوں اور انشاء اللہ آخری قطرہ خون کا ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قربان کر دوں گا میری رخصت "چلے" پر گیا ہوا تھا اس لئے تم نے سمجھ لیا ہے کہ اب کوئی ہمارا تعاقب کرنے والا نہیں اسٹیل ملز میں تو یہ تمہاری بھول ہے اب میرا کوئی جمعۃ المبارک کوئی تقریر اور درس قادیانیت کی تردید سے خالی نہیں ہے اور انشاء اللہ جو بھی تمہارے سوال ہوں ان کے جوابات دوں گا لیکن مرزا قادیانی کی نبوت کے لئے دلیل مانگنا بھی کفر ہے کیونکہ ہمارے حضور ﷺ کی ختم نبوت کی دلیل کے لئے قرآن پاک و حدیث پاک کافی ہے اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کوئی مدعی نبوت سے دلیل مانگی جاسکتی ہے۔

دوسرا حصہ

اقرارِ نزولِ مسیح علیہ السلام حقانی بزبان مرزا قادیانی

تحریر:۔ مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

قارئین کرام! مندرجہ بالا تفاصیل سے نہایت وضاحت اور صفائی سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوکہ جناب مرزا قادیانی بڑی کشادہ دلی سے جسمانی طور پر نزول مسیح ناصری کے مقر ہیں اور اسے تمام امت مسلمہ کا اتفاق اور اجماعی عقیدہ تسلیم کرتے ہیں اور اجماعی عقیدہ سے انحراف اور انکار کو باعث لعنت قرار دیتے ہیں۔ مگر اس کے بعد آنجناب اغوائے شیطانی سے پینترا بدل لیتے ہیں اور براہین احمدیہ والے الہامی اور قرآنی نظریہ سے آہستہ آہستہ منحرف اور دستبردار ہوتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

"اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ (مرزائی) مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کردیا تھا۔ جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔" (ازالہ اوہام ص ۱۹۰)

بصرہ

ملاحظہ فرمائیں کہ براہین میں تو یہ لکھا کہ مسیح از روئے آیات قرآنی جسمانی طور پر نازل ہوں گے اور مجھے صرف ان سے کچھ مشابہت ہے وہ بھی ان کی پہلی زندگی سے۔ دوسری زندگی سے کچھ واسطہ نہیں مگر یہاں اسی براہین کا حوالہ دے کر جو کچھ لکھا وہ آپ کے سامنے ہے۔ خود ہی دونوں عبارتوں کا موازنہ کرکے مرزا قادیانی کی دیانت کا اندازہ لگالیں کہ حوالہ اسی سابقہ کتاب کا مگر اصل بات یعنی نزول جسمانی کا ذکر تو کجا اشارہ تک نہیں کیا۔ کیا یہی ہوشیاری مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور نبوت کی بنیاد اور روح رواں ہے؟ بے شک لاریب قادیانیت کی بنیاد یہی دجل و فریب ہے۔

دوسری جگہ لکھا کہ۔

"اگرچہ اس عاجز کے اس دعویٰ کی نسبت جو مثیل مسیح ہونے کے بارے میں براہین میں درج ہے اور بتصریح ظاہر کیا گیا ہے کہ قرآن کریم اور حدیث نبویہ ﷺ میں اس عاجز کی نسبت بطور پیشگوئی خبردی گئی ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۶۰)

تیسری جگہ پھر لکھا کہ۔

"کیونکہ براہین میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کردیا گیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کی اللہ اور رسول ﷺ نے پہلے سے خبردے رکھی ہے ہاں اس بات سے اس وقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شاید پیشگوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۶۱)

حاصل مطالعہ

ملاحظہ فرمائیں کہ کس چابکدستی سے دونوں اقتباسات میں براہین کے اصل مسئلہ کو ختم کردیا گیا ہے اور جو مسئلہ وہاں محض ذیلی اور ضمنی طور پر ذکر کیا گیا تھا کہ مرزا قادیانی روحانی طور پر مسیح کے مشابہ ہیں۔ اس کو یہاں سرفہرست کردیا گیا ہے۔ وہاں اپنے لئے کوئی دعویٰ مثلیت نہیں 'نہ کوئی آیت یا حدیث نقل کی ہے کہ یہ میرے دعویٰ مثلیت کی موید ہیں۔ مگر یہاں اس رائی کو پہاڑ بنا کر پیش کردیا گیا اور اس پہاڑ کو رائی کے برابر بھی بیان نہیں کیا جارہا۔ اس سے بڑھ کر کوئی دجل و فریب ممکن ہے کہ خدا و رسول ﷺ کا نام لے کر اتنا عظیم اور بے مثال افترا پیش کردیا جائے۔ یہ ہے قادیانیت کی روح رواں اور خشت اول' جناب قادیانی ہر مسئلہ میں ہو بہو اسی قسم کی شاطرانہ چال چلتے ہیں۔ بطور نمونہ آپ کا رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کا صفحہ اول ہی براہین سے موازنہ کرکے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ھل من القادیانیین رجل رشید۔

بتایئے کہاں براہین میں لکھا ہے کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں مرزا قادیانی کی بطور مثیل مسیح پیشگوئی مندرج ہے۔ محض جھوٹ اور فریب و مغالطہ ہے۔ یاد رکھئے کہ سرور دوعالم ﷺ نے صاف اعلان فرمایا ہے کہ۔

ملعون من ضار مومنا او مکر بہ او کما قال۔

(مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ "وہ شخص لعنتی اور ملعون ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اسے دھوکہ دیتا ہے۔"

اور اس سے بڑھ کر دھوکا کیا ہوگا کہ قرآن و حدیث کا نام لے کر ملت اسلامیہ کے بھولے بھالے افراد کو غلط رستے پر ڈال دیا جائے۔ سورۃ بروج میں ایسے افراد کو جہنم کے دائمی عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

ایک مزید موازنہ

تحریر بالا میں آپ بحوالہ شہادۃ القرآن اور ازالہ اوہام ص ۵۵۷ ملاحظہ فرماچکے ہیں کہ یہ عقیدہ مسلمانوں کا شروع ہی سے اجماعی اور اتفاقی چلا آتا ہے اور انجیل والے بھی اسی کے قائل ہیں مگر تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ۔

"مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ اسی وجود عنصری سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور پھر وہ کسی زمانہ میں

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف ـ ۹۱ ـ صرافہ
میٹھادر کراچی فون ـ ۷۲۵۵۰۲۳ ـ

آسمان سے اتریں گے۔ میں اس خیال کا غلط ہونا اپنے اسی رسالہ میں لکھ چکا ہوں۔" (توضیح المرام ص)

تبصرہ

ملاحظہ فرمائیں کہ جس بات کو تمام مسلمانوں کا اجماعی' متواتر اور قطعی راسخ عقیدہ بتلایا تھا۔ اب اسے محض خیال کا عنوان دے کر اپنی جان چھڑائی جارہی ہے۔ کہاں ایک راسخ' متواتر' قرآن و حدیث کے لاتعداد دلائل سے ثابت شدہ اجماعی عقیدہ اور کہاں ایک غیر ثابت اور سرسری خیال محض' جس کی غلطیہ بھی واضح کی جارہی ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی تلون مزاجی اور دجل و فریب ہو سکتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

شہادۃ القرآن ص ۴۴ ازالہ اوہام ص۵۵۷ میں اس نظریہ حیات و نزول جسمانی کی تائید میں صحاح کی احادیث کا ایک ذخیرہ تسلیم کیا جارہا ہے۔ مگر بعد میں لکھ دیا کہ۔

"ماسوا اس کے ہم کئی دفعہ بیان کر آئے ہیں کہ اس پیشگوئی (نزول مسیح کی پیشگوئی) پر اجماع امت بھی نہیں قرآن شریف قطعی طور پر اپنی آیات بینات میں مسیح کے فوت ہوجانے کا قائل اور ہمیشہ کے لئے اس کو رخصت کرتا ہے۔ بخاری صاحب اپنی صحیح بخاری میں صرف اماماکم منکم کہ کر چپ ہوگئے یعنی صحیح بخاری میں صرف یہی مسیح کی تعریف لکھی ہے کہ وہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور تمہارا امام ہوگا ہاں دمشق میں عند المنارہ اترنے کی حدیث مسلم میں موجود ہے مگر اس سے اجماع امت ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ یہ بھی ثابت ہونا مشکل ہے کہ مسلم کا درحقیقت یہی مذہب ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۱۴۲)

حاصل مطالعہ

قارئین کرام! آپ شہادۃ القرآن اور ازالہ اوہام ص۵۵۷ والی عبارات کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں اور پھر اس اقتباس کو دیکھیں تو آپ مرزا قادیانی کی امانت اور دیانت کا بخوبی اندازہ لگاسکیں گے کہ۔

پہلے جس مسئلہ کو بطور عقیدہ کے متواتر اور اجماعی لکھ آئے ہیں اب اس کو بڑی ڈھٹائی سے غیر اجماعی لکھ رہے ہیں۔ کیا یہی قادیانیت کی بنیاد اور حقیقت ہے؟ پہلے مندرجہ بالا کتب میں اس نزول جسمانی کے متعلق لکھا تھا کہ صحاح میں یہ نزول مسیح کی پیشگوئی سب سے بڑھ کر ثابت شدہ اور اجماعی ہے اور اس کی تائید میں احادیث صحاح کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ مگر اب اسی عقیدہ کو غیر اجماعی اور ذخیرہ احادیث کو بھی محض ایک آدھ محمل اور غیر مثبت روایت قرار دے رہے ہیں حالانکہ یہی ذکر کردہ دونوں احادیث ساری زندگی مرزا قادیانی کے لئے سوہان روح بنی رہیں (یہ حدیث شریف بخاری شریف میں تین مقامات پر مندرج ہے ص ۴۹۱ ج ۱۔ ص ۳۳۶ ج ۱۔ ص ۱۰۴۰ ج ۲)۔

مرزا ملعون نے اپنی ہر کتاب میں حدیث بخاری امام مسلم کے متعلق یہی پروپیگنڈہ کیا ہے کہ وہ تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا اور پھر آگے قادیانی بھی اپنی کم علمی کی بنا پر یہی کہ

بھاگے چلے جاتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اول تو مرزا قادیانی نے صرف ایک لفظ ہی نقل کیا باقی الفاظ کو نظر انداز کردیا جن میں مسیح کی علامات اور کارکردگی مذکور ہے کہ وہ عادل حاکم ہوں گے اور آکر صلیب توڑیں گے۔ خنزیر قتل کریں گے۔ جنگ بوجہ اشاعت اسلام موقوف کریں گے۔ اسی طرح بوجہ عدم کفر جزیہ بھی موقوف ہوجائے گا۔ مگر مرزا قادیانی صرف ایک ہی جملہ نقل کرکے اپنی مسیحیت کا ڈنکا بجارہے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ مرزا قادیانی اس شق میں بھی ناکام رہے۔ وہ اس طرح کہ آنجناب خود نماز نہیں پڑھاتے تھے بلکہ دوسروں کے پیچھے پڑھتے تھے۔ پوچھنے پر جواب دیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح دوسرے کے پیچھے نماز پڑھے گا اور تمہارا امام وہ تم میں سے ہوگا۔ گویا امام الگ اور مسیح الگ ہوگا۔ جبکہ حدیث بخاری کے تحت مسیح اور امام ایک ہی قرار دیا جارہا ہے۔ دیکھئے فتاویٰ احمدیہ ص ۸۲ ج ۱ اور حقیقت الصلوٰۃ ص ۸۳ از ایڈیٹر الحکم (اس تحریر کے برعکس ایک مقام پر مرزا قادیانی یہ لکھتے ہیں کہ اس بات کی کیا حاجت کہ

ابن مریم کو آسمان سے اتارا جائے اور ان کا نبوت سے الگ ہونا تجویز کیا جاوے اور ان کی اس طرح پر تحقیر کیا جائے کہ دوسرا شخص امامت کرے اور وہ پیچھے مقتدی بنیں۔ ازالہ اوہام ص ۵۲۵ طبع لاہور۔ دیکھئے یہاں مقتدی بن کر نماز پڑھنا مسیح کے لئے باعث تحقیر بھی جانے اور خود مقتدی بن کر نماز پڑھیں)۔ یہ ہے حقیقت مرزا کی ایک وقت میں ایک بات بڑے زوردار انداز میں لکھ دی اور دوسرے وقت اس سے بھی بڑھ کر اس کی تردید و تغلیط کرکے اس کے خلاف لکھ دیا۔ نہ کوئی خوف خدا اور نہ ہی ندامت و شرمندگی۔ محض دھاندلی اور سینہ زوری ہے۔ علاوہ ازیں جب براہین میں نزول جسمانی کا بڑی شدومد سے عقیدہ لکھا تو آیت ھو الذی ارسل رسولہ اور عسیٰ ان یرحمکم کو بطور پیشگوئی کے لکھا۔ اسی طرح اس بات کا اقرار براہین حصہ پنجم ص ۸۸ پر بھی کیا کہ قرآن مجید میں مسیح کے بارے میں پیشگوئیاں ہیں۔

باقی آئندہ

تحریکِ ختمِ نبوت 1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء' قادیانی احتساب کی سرگزشت○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی آنٹی ڈولی ولسن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی امیدوار○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات○ سکندر مرزا ایک قومی غدار○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی○ علاقہ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام○ اقبال اور قادیانیت○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت○ قادیانی جماعت کا بجٹ○ فرقان فورس کیا ہے؟○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں○ اسرائیل میں مرزائی مشن○ ربوہ کا سالانہ جلسہ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی○ مولانا عبیداللہ انور کی گرفتاری○ بھٹو اور مرزا ناصر○ فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ۔؟○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان○ چینی سفیر ربوہ میں○ مرزائی لندن پلان○ مرزائی گھوڑے○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی○ محکمہ تعلیم اور قادیانی○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ مولانا شمس الدین کی شہادت○ ربوہ کھلا شہر○ مرزائی سلطنت کے خواب○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں○ بریگیڈیئر اکا سنگ ان دی ربوہ○ ربوہ سازشوں کا مرکز○ اسمبلی میں چوہدری ظہور الٰہی کا خطاب○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی○ سانحہ ربوہ 1974○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی○ قادیانی حوروں کی حقیقت○ قادیانی جنت دوزخ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ رازدار باورچی کا قتل○ کوثر نیازی ربوہ میں○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی○ شیزان' قادیانیوں کی فیکٹری○ ملک قاسم' مجید نظامی' آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں اہل شکن بیانات○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت○ عمدہ کاغذ○ اعلیٰ طباعت○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل○ مضبوط جلد○ صفحات 1224○ قیمت 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ' ملتان۔ فون: 40978

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی رقم مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال ہو

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

لیکن

اس کے باوجود آپ کی لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے آپ کی رقم سے مسلمانوں کو مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے؟

آپ میں سے بعض لوگ قادیانیوں سے خرید و فروخت کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں سے لین دین کرتے ہیں اور قادیانی کارخانوں کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں کہ

اسی خرید و فروخت لین دین کے ذریعے قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ اپنے مرکز ربوہ میں جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے:- قادیانی [illegible] مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ [illegible]

مرکزی دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان)، فون: ۴۰۹۷۸

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

- USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.
- Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."
- Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.
- Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.
- Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.
- Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.
- Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS
WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

شمع ختم نبوت کے پروانوں اور اہل خیر حضرات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے احباب نے اس لئے قائم کی تھی کہ ملک کی مروجہ سیاست سے الگ تھلگ رہ کر عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی (جس سے انگریز حکومت نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے دعوائے نبوت کرایا تھا) کے برپا کردہ فتنے کا ہر محاذ اور ہر میدان میں مقابلہ کیا جائے چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس کے مختلف شعبے ہیں۔

1. **شعبہ تصنیف و تالیف:** یہ شعبہ رد قادیانیت پر مختلف زبانوں میں مفت لٹریچر شائع اور فراہم کرتا ہے۔

2. **شعبہ تبلیغ:** اس شعبہ کے تحت تربیت یافتہ مبلغین کی جماعت اندرون و بیرون ملک پر زور دلائل کے ذریعے قادیانیت کا تعاقب کرتی ہے۔

3. **شعبہ تدریس:** اس شعبہ کے تحت ڈیڑھ درجن سے زائد دینی مدارس ہیں، جن میں مقامی و بیرونی طلباء علوم دین اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، جن کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات عالمی مجلس ادا کرتی ہے۔

عالمی مجلس نے روس سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستوں میں قادیانی سازشوں کو ناکام بنایا اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع کرا کے تقسیم کئے۔ قرآن مجید کی طباعت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اس کے علاوہ دینی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ عالمی مجلس کے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں دفاتر موجود ہیں، جہاں ہمہ وقتی مبلغ اور کارکن فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ اس وقت قادیانی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں جو تشنہ تکمیل ہیں۔ ہم شمع ختم نبوت کے تمام پروانوں اور اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھیں اور ختم نبوت کے اس مقدس مشن میں عالمی مجلس کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی زکوٰۃ، خیرات، صدقات و عطیات وغیرہ سے جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ **جزاکم اللہ احسن الجزاء۔**

(شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ)	(محقق العصر حضرت مولانا)	(حضرت مولانا)
خان محمد عفی عنہ	محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ	عزیز الرحمن جالندھری
خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تمام رقوم مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

شائع کردہ :- دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون : ۴۰۹۷۸